قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل
لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

ہفتہ 17/ دسمبر 2022ء | 22/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 17/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 277

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ﴿۳۱﴾

(النور: 31)

ترجمہ: مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے اندر حیا نہیں اس کا کوئی دین نہیں اور جس کو اس دنیا میں حیا میسر نہیں آئی وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

(کنز العمال جلد 3 صفحہ 521)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا ایک وہ جن کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں (ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے جتن کرتی پھرتی ہیں اور خود بھی مائل ہوتی ہیں۔ بختی اونٹوں کی لچکدار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہ ہو گی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اس کی خوشبو دُور کے فاصلے سے بھی آ سکتی ہے۔

(مسلم کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

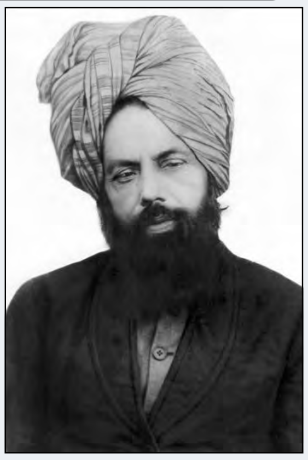

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اِک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیثِ سیّدنا سیّد الوریٰؐ

(دُرّثمین صفحہ 115)

اِحْصَان۔۔۔ سے مراد خاص وہ پاکدامنی ہے جو مرد اور عورت کی قوت تناسل سے علاقہ رکھتی ہے اور مُحصن یا مُحصِنہ اُس مرد یا اُس عورت کو کہا جائے کہ گا جو حرام کاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں۔۔۔ اس جگہ یاد رہے کہ یہ خُلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاکدامنی۔ یہ اسی حالت میں خُلق کہلائے گا جب کہ ایسا شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے یعنی قدرت نے وہ قویٰ اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ سے اس جرم کا ارتکاب ہوسکتا ہے اس فعل شنیع سے اپنے تئیں بچائے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 340)

عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی

100

لجنہ اماء اللہ

2022-1922

فرمانِ خلیفۂ وقت

آج تو internet ہے۔ آج سے پہلے بھی جہاں بھی وہ عورتیں جنہوں نے غیر از جماعت مردوں سے شادیاں کی ہیں، اب پریشانی اور پشیمانی کا اظہار کرتی ہیں اور لکھتی ہیں کہ ہمارے سے یہ غلطی ہوگئی جو غیر از جماعت سے شادی کی۔ اول تو بچے باپ کی طرف زیادہ رجحان رکھتے ہیں، غیر از جماعت باپ کی طرف، اس لئے کہ اس میں آزادی زیادہ ہے اور اگر بعض بچیاں ماں کے زیر اثر کچھ نہ کچھ جماعت سے تعلق رکھ بھی رہی ہیں تو باپ مجبور کر رہا ہے کہ تمہاری شادی غیر از جماعت میں ہی ہو گی۔ تو بعض بچیاں باپوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔ لکھتی ہیں کہ ہماری مدد کی جائے، ہم غیر از جماعت میں شادی نہیں کرنا چاہتیں لیکن اکثر مجبور بھی ہوتی ہیں۔ تو مائیں بھی اور باپ بھی اس بات پر نظر رکھیں کہ اس طرح کھلے طور پر یہ internet کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں۔ پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں۔ جو لڑکیاں شعور کی عمر کو پہنچی ہوئی ہیں خود بھی ہوش کریں ورنہ یاد رکھیں کہ آپ احمدی ماؤں کی کوکھوں سے نکلنے والے بچے غیروں کی گودوں میں دے رہی ہوں گی۔ کیوں آپ لوگ اپنے آپ پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہیں؟

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 17/ اپریل 2015ء)

اس شمارہ میں

- پردہ اعزاز ہے عورت کا (منظوم)
- لجنہ اماء اللہ کا پس منظر اور سو سالہ ترقیات کا سفر
- آفتاب آمد دلیل آفتاب
- لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت دنیا بھر میں مساجد کا قیام
- لجنہ اماء اللہ سُرینام کی مختصر تاریخ اور مالی قربانی
- مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا
- خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

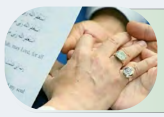

دربارِ خلافت

ہم کس طرح حضور کے سلطان نصیر بن سکتے ہیں؟

جلسہ برطانیہ 2022ء کے دوران اسلام آباد ٹلفورڈ میں احمدی وکلاء ایسوسی ایشن کے نمائندگان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی جس میں درج ذیل سوالات ہوئے:

سوال: حضور! ہمیں اس حوالے سے رہنمائی چاہیے کہ ہم کس طرح احمدی وکلاء ایسوسی ایشن کے ذریعہ احمدی وکلاء کو انسانی حقوق کو قائم کرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے کیلئے متوجہ کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ''یہ کام تو میں نے آپ کو دیا ہے۔ آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ کس طرح شاملین کی تعداد کو بڑھانا ہے۔ آپ اپنے لوگوں کو، اپنے کلچر کو جانتے ہیں، اپنے لوگوں کی ذہنیت کو جانتے ہیں۔ تو میں نے Jonathan صاحب کو کچھ رہنمائی دی ہے آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن رپورٹ تو آپ کو پیش کرنی چاہیے، یعنی آپ بتائیں کہ کس طرح آپ یہ کریں گے۔ اگر وہ حقیقی احمدی ہیں اور وہ احمدیت کی حقیقت کو جانتے ہیں اور انسانیت کی خدمت کی اہمیت کو جانتے ہیں اور جماعت کی خدمت کو جانتے ہیں تو ان کو تو اپنے آپ کو خود پیش کرنا چاہیے کہ وہ ایسوسی ایشن میں شامل ہوں۔''

سوال: افریقہ سے آنے والے ایک سائل نے عرض کیا: ہمیں بطور احمدی مسلمان سیاست میں اور انصاف کی بالادستی کے لئے کام کرنے کو کہا گیا ہے۔ لیکن ہمارے ممالک میں جو لوگ بھی ان پیشوں میں ہوتے ہیں وہ کرپٹ ہوتے ہیں اور جو لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں وہ بھی کرپٹ ہو جاتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک احمدی کس طرح ان میں شامل ہو اور اپنے اخلاق کو بھی قائم رکھے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ''صرف یہ دو شعبے کرپٹ نہیں ہیں بلکہ پوری دنیا کرپٹ ہے۔ پوری سوسائٹی کرپٹ ہے۔ میں آپ کو بتاتا آرہا ہوں کہ کس طرح احمدیوں کو ان کی تربیت کرنی چاہیے۔ ایک احمدی کا کیا کام ہے۔ آپ ان کو بتائیں کہ سچائی اور انصاف ہی اصل بات ہے۔ ان دو باتوں کا صحیح رنگ میں قیام ہر ایک کے لئے ضروری ہے، بشمول سیاست دان، وکلاء اور ہر ایک آدمی جس کے پاس کوئی بھی ذمہ داری ہے۔ تو ہمارا کام لوگوں کو نصیحت کرتے چلے جانا ہے۔ پھر یہ بھی کہ اپنا نمونہ دکھائیں۔ جب اپنا نمونہ دکھائیں گے۔ تو لوگوں کو پتہ چلے گا کہ ہماری سوسائیٹی میں ایسے بھی لوگ ہیں جو کہ سچے ہیں اور جو کوشش کرتے ہیں کہ انصاف کا قیام ہو۔''

سوال: جب میں خطبات میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے بارے میں روایات سنتا ہوں جو کہ حضور اپنے خطابات میں بیان فرما رہے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ ہم کس طرح حضور کے سلطان نصیر بن سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ''اگر آپ ان خطابات کو صحیح رنگ میں سنیں گے تو آپ کو وہیں جواب بھی مل جائے گا کہ کس طرح آپ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے سلطانِ نصیر بن سکتے ہیں اور اس کے علاوہ میں Jonathan صاحب کو کچھ ہدایت وقتاً فوقتاً دیتا رہتا ہوں۔ آپ ان سے یہ لے سکتے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل آن لائن 15/ نومبر 2022ء)

پردہ اعزاز ہے عورت کا

پردہ اعزاز ہے عورت کا تذلیل نہیں، تحقیر نہیں
جو رنگِ حیا سے عاری ہو وہ عورت کی تصویر نہیں

سب چیزیں قدر و قیمت کی نسبت سے سنبھالی جاتی ہیں
پردہ عورت کی قید نہیں، تعزیر نہیں، زنجیر نہیں

عفت ہے، حیا ہے، نیکی ہے، جنت ہے، سکینت ہے عورت
عورت تو گھر کی زینت ہے بازاروں کی تشہیر نہیں

پردہ ہے علامت عصمت کی، پردہ ہے روایت عظمت کی
عورت کے تقدس کی خاطر کوئی اس سے حسیں تدبیر نہیں

ہیں حسن و کشش سے عاری وہ بے رونق اور بے آب سی ہیں
وہ آنکھیں حیا کے کاجل کی جن آنکھوں میں تحریر نہیں

ہے جنت ماں کے قدموں تلے، کوئی معمولی اعزاز نہیں
عورت کے حقوق ہیں اپنے بھی کوئی مفت بٹی جاگیر نہیں

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

راشدہ مصطفیٰ

لجنہ اماء اللہ کا پس منظر اور سو سالہ ترقیات کا سفر

1922ء - 2022ء

قسط 2

مسجد برلن کا سنگ بنیاد رکھنے کی خبر پر دعا کی تحریک

اس موقع پر حضورؓ نے فرمایا:

’’جب میں نے عورتوں میں یہ تحریک کی تو ہماری جماعت کے بعض لوگ بھی سمجھے کہ اتنا روپیہ جمع نہ ہو سکے گا۔ پہلے میں نے تیس ہزار کا اندازہ لگایا تھا لیکن تحریک کرنے کے وقت پچاس ہزار کر دیا جسے ہماری جماعت کے لوگوں نے بھی بہت بڑی رقم سمجھا اور جب یہ رقم 20 ہزار کے قریب جمع ہو چکی تو غیر اخباروں نے حیرت اور استعجاب کے ساتھ اس کا ذکر کیا اور لکھا کہ احمدی عورتوں نے اس قدر روپیہ جمع کر دیا ہے۔ پھر بھی وہ مدت مقررہ گزری نہ تھی جو اس چندہ کی فراہمی کے لیے مقرر کی گئی تھی کہ مطلوبہ رقم سے زیادہ روپیہ یعنی ساٹھ ہزار جمع ہو گیا .... یہ اس جماعت کے کمزور حصے کا کارنامہ ہے جو اس وقت دنیا میں سب سے کمزور ہے ..... خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کمزور جماعتوں کو لے کر ان سے جو کام لیتا ہے وہ بڑے بڑے لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ کجا ہندوستان اور پھر کجا احمدی جماعت اور پھر کجا ان کی عورتوں کے سرمایہ سے برلن میں مسجد تیار ہو۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 112-113)

پھر حضورؓ نے دعا کروائی اور عورتوں سے فرمایا کہ آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ جماعت پشاور اور میرٹھ کی جماعت کے لوگ بھی اس دعا میں شامل ہوئے۔ اس دن صرف کھدائی کا کام شروع ہوا تھا۔ 6/ اگست 1923ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب ہوئی۔ لیکن جرمن حکومت کی طرف سے روک پڑ گئی کہ ’’پانچ منزلہ عمارت بنائی جائے‘‘ جس پر چھ لاکھ کا اندازاً خرچ تھا۔ اتنی بڑی رقم جمع کرنی ناممکن نہیں تو محال ضرور تھی۔ مختصر یہ کہ حضورؓ نے ساری صورتحال سے مجلس شوریٰ کو آگاہ کر دیا۔ 115 آراء فروخت کرنے کے حق میں آئیں۔ رکاوٹ پر رکاوٹ پڑتی رہی لیکن اس سے عورتوں کے عزم اور جوش میں کوئی فرق نہ آیا۔ لیکن یہ مسجد تعمیر نہ ہو سکی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پھر ’’مسجد فضل لندن‘‘ کو عورتوں کے نام سے منسوب کر دیا۔ جو اب ایک عالمگیر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ حضورؓ نے فرمایا:

’’لندن کی عظمت کو مدنظر رکھ کر مناسب بھی یہی ہے کہ اس مسیحیت کے مرکز میں عورتوں کی بنائی ہوئی مسجد ہو تا کہ مسیحیت جو اعتراض کرتی ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے ایک عملی جواب ہے۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 113-117)

اتنی تمہید بیان کرنے کا میرا مطلب یہ ہے کہ یہ قربانی کیوں کی گئی؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسجد کیوں بنائی جاتی ہے تا کہ لوگ اس میں نماز پڑھیں۔ خدا کو یاد کریں۔ خدا کے اس حکم کی بجا آوری کریں کہ نماز ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ’’نماز مومن کی معراج ہے‘‘ یہ حدیث ہے۔ ’’نماز مومن اور کافر میں امتیاز کرتی ہے۔‘‘

یہ بھی حدیث ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ نماز آخرت کے دن انسان کے اعمال کے ترازو میں ایک پلڑے میں اور باقی تمام اعمال دوسرے پلڑے میں ہوں گے۔ اگر نماز والا پلڑا خالی ہو گا تو خود انسان کو سوچنا چاہیے کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔

پھر مسجد خدا کا گھر ہے۔ خدا کا گھر بنانے کا جو ثواب ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اس کا اجر خدا دے گا۔ جب تک لوگ اس مسجد میں نماز پڑھتے رہیں گے بنانے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔ لجنہ اماء اللہ نے قیام نماز پر زور دیا ہے۔ شروع سے لے کر آج تک جتنی بھی کوششیں کی گئی ہیں وہ اسی لئے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کی پیروی کرنے والی اطاعت گزار بن سکیں۔ اللہ کی محبت کی حق دار بن سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں بلکہ تمام عورتوں کو اس طرف لائیں وہ بھی اس میں شامل ہو کر ثواب کی مستحق بن سکیں۔

اسی لیے ہم لجنہ اماء اللہ اپنے قیمتی زیورات اور روپیہ پیسہ قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتی ہیں کیونکہ ہم نے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم ’’اپنی جان، مال و دولت اور اولاد کو قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں گی۔‘‘

جتنی بھی مسجدیں بنائی گئی ہیں اور بنائی جائیں گی اس میں یہی سوچ، یہی جذبہ کارفرما رہے گا کہ ہم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

مسجد فضل لندن تعمیر کرنے کی تحریک میں خواتین کی بے مثال قربانی

6/ جنوری 1920ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انگلستان میں مسجد بنانے کے متعلق تحریک فرمائی اور خرچ کا اندازہ تیس ہزار روپیہ بتایا۔ اور 7/ تاریخ کی صبح مستورات میں حضورؓ نے یہی تحریک فرمائی۔

ابتدا میں یہ تحریک سب مرد و خواتین کے لیے تھی بعد میں حضورؓ نے یہ مسجد فضل لندن عورتوں سے منسوب کر دی۔ حضورؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

’’لندن میں ایک چھوٹا سا مکان اور مسجد بہت بڑی سمجھی جائے گی اور اس کا بہت بڑا نام ہو گا اور قیامت تک رہے گا۔‘‘

حضورؓ کے منہ سے نکلے یہ الفاظ آج گواہی دے رہے ہیں کہ یہ خدا کے سچے مسیح موعودؑ کے غلام کے الفاظ ہیں۔ یہ مسجد اب جماعت کے سب سے بڑے مرکز کے طور پر جانی جاتی ہے۔

اس تحریک کے بعد عورتوں نے خوب جوش دکھلایا۔ اس کے بارے میں حضورؓ فرماتے ہیں:

’’مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشۂ محبت میں نظر آتے تھے۔ عورتوں کا ہی چندہ دو ہزار سے بڑھ گیا۔ اور قریباً سب کا سب فوراً وصول ہو گیا۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دیے۔ اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دے کر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا اور پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 51-53)

یہ خواتین کی قربانی کی بدولت ہوا کہ مسجد فضل لندن کی بنیاد پڑی اور مغرب کے ظلمت کے اندھیروں میں نور کی شمع روشن ہوئی۔ خدا اس نور کی شمع کو ہمیشہ جگمگاتا رکھے۔ آمین

تمام مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا لجنہ اماء اللہ کی دلی تڑپ اور خواہش کارفرما ہوتی ہے کہ جو بھی نماز پڑھے گا اس مسجد میں ہمیں اللہ تعالیٰ اس ثواب میں شامل کر لے گا جو اس نے لکھ دیا ہے کہ یہ نیکی کرنے والا اس ثواب کا مستحق ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اسی طرح کی نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور قیام نماز کے لیے کی جانے والی کوششوں میں وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

مسجد فضل لندن کی بنیاد اور تعمیر میں لجنہ اماء اللہ کی نماز سے محبت کا جذبہ تھا۔ 1924ء لجنہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے جب 12/ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اسلام کی تبلیغ کی خاطر سفر انگلستان اختیار کیا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کی تحریک تو 1920ء میں کی تھی۔ برلن مسجد تو تعمیر نہ ہو سکی تو وہ رقم بھی مسجد فضل کے لئے منتقل کر دی گئی۔

مسجد برلن کے لیے کل رقم 72761 روپے جمع ہوئے تھے اور مسجد لندن کے لیے عورتوں اور مردوں کی چندے کی کل رقم 94641 تھی جس سے یہ مسجد بنا دی گئی اور باقی رقم مشن ہاؤس کے کاموں پر خرچ ہوئی۔

19/ اکتوبر 1924ء کو بنیاد رکھی گئی اور تعمیر قریباً دو سال میں مکمل ہوئی۔ 24/ اکتوبر 1924ء کو خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پہلا جمعہ یہاں پڑھایا جہاں مردوں کے علاوہ تین مسلمان عورتیں ایک احمدی انگریز شاعرہ اور اس کی بیٹی نے حضورؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

مسجد کے کتبے پر جو تحریر لکھی گئی وہ حضورؓ کی تحریر تھی جس میں حضورؓ نے لکھا:

’’آج 20/ ربیع الاوّل 1334ھ کو میں مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے۔ اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ کے لیے اس مسجد کو نیکی، تقویٰ، انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے۔ اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعودؑ نبی اللہ بروز نائب محمد مصطفیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لیے روحانی سورج کا کام دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔‘‘

یہی جذبات لجنہ اماء اللہ کے تھے جس کے لیے یہ مالی قربانی کی گئی تھی۔

کیا آپ سچے احمدی ہیں؟

قادیان سے ہجرت کے بعد اس عنوان کے تحت 15/ ستمبر 1947ء کو لاہور سے الفضل کا پہلا پرچہ شائع ہوا۔ یہ جلی الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے تھے۔ آپؓ تحریر فرماتے ہیں:

’’اگر آپ سچے احمدی ہیں تو آج ہی سے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ نمازوں پر زور دیں۔ اگر آپ کی بیوی نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں۔ باز نہ آئے طلاق دے دیں۔ اگر آپ کا خاوند نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں۔ اگر اصلاح نہ کرے تو اس سے خلع

کرالیں۔ اگر آپ کے بچے نماز میں کمزور ہیں تو ان کا اس وقت تک مقاطعہ کریں کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔‘‘

(الفضل 15/ ستمبر 1947ء صفحہ 5)

قیام نماز کے لیے کینیڈا کی لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی

سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بشریٰ بشیر صاحبہ لکھتی ہیں۔

’’مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی ان مالی قربانیوں کی جھلک پیش کی ہے جو انہوں نے احمدیہ مشن ہاؤس اور احمدیہ مسجد ٹورنٹو کے لیے بڑھ چڑھ کر پیش کی ہیں۔ وہ لکھتی ہیں:

’’اس مسجد ٹورانٹو (کینیڈا) کی ایک ایک اینٹ، سیمنٹ، بجری اور چونے سے نہیں بلکہ احباب جماعت، خواتین اور بچوں کی قربانیوں سے چنی گئی ہیں۔ اس مادی دور میں جبکہ کوئی ایک پیسہ بھی دینے کو تیار نہیں ہوتا۔ اس طرح کی قربانی وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے فضلوں کے عینی شاہد ہوتے ہیں۔

اس مسجد اور مشن ہاؤس کے لیے لجنہ نے اپنے قیمتی زیورات تک چندے میں دے دیئے جو انہوں نے سالہا سال پیسہ پیسہ جوڑ کر خریدے تھے یا بیٹیوں کی شادی کے لئے محفوظ کیے ہوئے تھے۔ اکثریت ان لجنات کی تھی جنھوں نے نقد اپنے وعدہ جات کیش کی صورت میں ادا کر دیے تھے۔ دوبارہ وعدہ جات میں اضافی بھی دے دیا۔ تین سالوں میں تقریباً 80,000 ہزار ڈالرز کی مالیت کے زیورات لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے پیش کیے۔ بعض زیورات تو بالکل نئے نوبیاہتا دلہنوں کے تھے۔

اطفال اور ناصرات بھی اپنی ماؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنا جیب خرچ اور عیدی یا آمین کے تحفے ڈبوں میں بھر بھر کر لے آئے۔ اپنی ماؤں سے انہوں نے سیکھا تھا کہ نیکی سے محروم نہ رہنا۔

کینیڈا میں گزشتہ بارہ سال سے مینا بازار لگایا جارہا ہے۔ جس کی آمدنی صرف اور صرف مسجد اور مشن ہاؤس کے لیے مختص ہے۔ مختلف طریقوں سے یہ رقم جمع کی جاتی رہی ہے۔

اُم المؤمنین حضرت امّاں جانؓ کی نماز کے متعلق عورتوں کو نصیحت (قیام نماز کے لیے)

سیرت حضرت اماں جانؓ کے صفحہ 34 پر صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

’’آپ نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتیں بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تاکید کرتی رہتیں۔ کوئی خاص بات ہوتی، چاہے وہ اپنے لیے ہو یا کسی اور کے لیے تو سب سے دعا کرواتیں، خاص طور پر بچوں سے ضرور دعا کرواتیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ ’’بچے معصوم ہوتے ہیں اس لیے خدا بچوں کی بہت سنتا ہے۔‘‘ ایک واقعہ خاں بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کی بیوی نے سنایا کہ ایک دفعہ وہ اپنی پہلی بیٹی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جان کے پاس دعا کے لیے گئیں۔ نماز کا وقت ہو گیا اور جب امّاں جان نماز پڑھ کر دوبارہ واپس آئیں تو اُن سے پوچھا کہ لڑکیو! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ انہوں نے جواب دیا ’’بچے نے پیشاب کیا ہوا ہے گھر جا کر پڑھیں گے‘‘ اس پر فرمایا ’’بچوں کے بہانے سے نماز ضائع نہ کیا کرو اس طرح بچے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ بنتے ہیں۔ بچہ تو خدا کا انعام ہے۔‘‘

آپ کی سیرت کی نمایاں بات آپؓ کی عبادت ہے۔ آپ پانچوں وقت کی نمازیں باقاعدگی سے پڑھتی تھیں بلکہ نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی پابند تھیں۔ نفلوں کے علاوہ نماز میں ہی سکون حاصل کرتیں۔ حدیث ’’میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے‘‘ یہ حضرت امّاں جان کو بھی ورثہ میں ملا تھا۔

(سیرت حضرت امّاں جان مصنفہ صاحبزادی امۃ الشکور صفحہ 32)

مسجد مبارک ہیگ (ہالینڈ) کے لئے لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی

مَنۡ بَنٰی لِلّٰہِ مَسۡجِدًا ابۡنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّۃِ

ترجمہ: خدا کا گھر بنانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ آیت سے آغاز کرتے ہوئے احمدی بہنوں کی خدمت میں حضورؓ کی طرف سے اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔ تحریر کیا گیا۔

’’سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منشا ہے کہ جس طرح لندن مسجد کی تعمیر میں احمدی مستورات نے حصہ لیا تھا اسی طرح یہ مسجد بھی صرف احمدی بہنوں کی قربانی سے تعمیر کی جائے گی۔ اس لیے حضور کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا گیا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے دل کھول کر حصہ لیں۔‘‘

چنانچہ یہ اعلان سنتے ہیں تمام مستورات نے لبیک کہا۔ حالانکہ ان دنوں نیا نیا پاکستان بنا تھا۔ حالات بہت خراب تھے۔ مالی حالت بہت کمزور تھی جماعت کی اکثریت ہجرت کر کے آئی تھی۔ ان نامساعد حالات میں حضورؓ نے فوری طور پر ایک لاکھ روپے کی تحریک کی۔ یہ تحریک مارچ 1950ء میں پیش کی گئی۔

اپریل 1950ء تک مندرجہ ذیل لجنات اپنے وعدہ جات پیش کر چکی تھیں۔

- ضلع جھنگ: ربوہ، لالیاں، مگھیانہ، چنیوٹ۔
- ضلع لائلپور: جڑانوالہ، چک نمبر 644 گ، کتھو والی چک نمبر 312
- چک نمبر 69، گھسیٹ پورہ، لاٹھیانوالہ، چک نمبر 194، جھنڈا نوالہ نمبر 195 رکھ، منڈی تاندلیانوالہ۔
- ضلع سرگودھا: سرگودھا، چک نمبر 35ج، چک نمبر 46، بھیرہ۔
- ضلع سیالکوٹ: سمبڑیال، لوہان، بدوملہی، بہلول پور، چونڈہ۔
- ضلع گوجرانوالہ: گوجرانوالہ، گجو چک، تلونڈی کھجور والی، مدرسہ چھٹہ۔
- ضلع شیخوپورہ: ننکانہ صاحب، بھوڑو چک نمبر 18۔
- ضلع گجرات: گولیکی، شادیوال، خورو، نورنگ، گھپڑ، ادرحمہ
- ضلع لاہور: حلقہ سول لائن۔
- ضلع ملتان: ملتان شہر، خانیوال۔
- ضلع منٹگمری: منٹگمری، اوکاڑہ۔
- سندھ: مسن باڈہ
- سرحد: پشاور شہر، راولپنڈی۔
- مشرقی پاکستان: چٹاکانگ (حال بنگلہ دیش)

اس مسجد کی تعمیر کے لئے صرف پاکستان ہی کی خواتین نے حصہ نہیں لیا بلکہ ہر ملک کی احمدی خواتین نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیا۔ 26/ دسمبر 1950ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے محترم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب نے بتایا کہ:

’’ایک انگریز احمدی خاتون نے ہی ایک سو پاؤنڈ چندہ دے دیا۔ ان کے علاوہ بورنیو، بٹورا، نیروبی، کولمبو، شام، کستموں، امریکہ، ہالینڈ، ماریشس، تہران، کماسی، ممباسہ، ٹانگا نیگا، غانا، دار السلام، کویت، سعودی عرب، بحرین، نائجیریا، عدن، مسقط اور دمشق کی بھی لجنہ نے اس تحریک میں حصہ لیا۔

12/ فروری 1955ء کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کھدائی کر کے اس کی تعمیر کی بنیاد رکھی اور 20/ مئی 1955ء کو سنگ بنیاد رکھا 19/ جون 1955ء کو حضرت مصلح موعودؓ مسجد کی تعمیر دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔

9/ دسمبر 1955ء کو اس مسجد کا افتتاح ہوا۔ چوہدری محمد ظفر علی خان صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ اس مسجد پر لجنہ اماء اللہ نے بہت جدوجہد اور محنت سے چندہ جمع کیا اور مطالبے سے زیادہ ادا کیا یعنی 1,43,664 روپے اور وعدہ کی تکمیل 1959ء تک ہوئی۔

(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 150-171)

مسجد خضر سلطانہ

مسجد خضر سلطانہ کی بنیاد بھی قیام نماز کے شوق میں رکھی گئی۔ اس مسجد کا قیام محترمہ سیّدہ خضر سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم محمد یونس صاحب کی خواہش پر ہوا۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ جب ربوہ میں مکانات کے لیے زمین الاٹ ہونا شروع ہوئی تو مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے درخواست کی کہ انہیں بھی کوئی مکان الاٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کی درخواست پر حضورؓ نے محلہ دار الرحمت وسطی میں برلب سڑک ایک کنال کا قطعہ عطا فرمایا جس کے ایک حصہ میں انہوں نے مکان بنوا لیا۔

22/ جولائی 1964ء کو مرحومہ کی وفات ہوئی۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے اپنا مکان وقف کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسے منظور کر لیا اور اس کا نام مسجد خضر سلطانہ تجویز ہوا۔ پہلے ایک کچا کمرہ تعمیر کیا گیا جب اسے پختہ کرنے کا موقع آیا اور آخری خواہش کا علم ہوا تو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ نے 1964ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر اس کی بنیاد رکھی۔ یہ چھوٹی سی شاندار مسجد اب ریلوے اسٹیشن کے سامنے موجود ہے۔

یہ مالی قربانی کی بھی ایک مثال ہے اور قیام نماز نماز کے لئے ایک تڑپ ہے کہ لوگ نماز پڑھیں تو آپ کو ہمیشہ اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو بھی اس راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔

(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 44)

حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے پچاس سال پورے ہونے پر لجنہ اماء اللہ کی ایک مسجد کی تعمیر کی پیشکش

1964ء کا اہم ترین واقعہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے پچاس سال مکمل ہونے پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی پیشکش کی تھی۔

مسجد کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ قیمتی تحفہ پیش کر کے لجنہ نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ واقعی ایک زندہ قوم کی زندہ خواتین ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنی خوشیاں ڈھول اور باجے بجا کر نہیں مناتی بلکہ وہ اس رنگ میں مناتی ہے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اضافہ ہو اور ان کا رب اُن سے راضی ہو جائے۔

یہ تجویز صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے پیش کی۔ جسے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سامنے رکھا آپؓ نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔ پھر حضرت چھوٹی آپا جان یعنی صدر صاحبہ لجنہ نے اس تجویز کو اپنی بہنوں کے سامنے رکھا۔ جسے انہوں نے بھی بڑے مخلصانہ جذبات کے ساتھ قبول فرمایا۔

وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے مشورہ سے سے دو لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی۔ اسی وقت اس اجلاس میں ایک لاکھ روپے کے وعدے اور نقد آٹھ ہزار جمع ہو گئے۔

سیدہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ نے 1000 روپے کا وعدہ لکھوایا بعد میں خرچ بڑھ جانے پر تین سو روپے مزید اضافہ کر دیا۔عورتوں نے نقد رقوم کے ساتھ اپنے زیورات بھی پیش کر دیے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ جو 300روپے دے گا اس کا نام اس مسجد نصرت جہاں پر کندہ کروائے جائیں گے۔

حضرت چھوٹی آپا نے جلسہ سالانہ 1964ء پر خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’ابھی تو ہم یہ تیسری مسجد بنوا رہی ہیں ہمیں تو اس وقت چین آنا چاہیے جب یورپ اور امریکہ کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہو اور وہاں کے رہنے والے کئی کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں…

پھر فرمایا:

پس میری بہنو! اٹھو اپنے اخراجات کم کرو اپنی اور اپنی ضروریات پر دین کی ضرورت کو مقدم رکھو۔ اور اپنے خرچوں میں سے رقم بچاؤ اور مسجدوں کے لیے دو تا جلد از جلد سارے یورپ میں مساجد تعمیر ہو جائیں۔ ‘‘

چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا۔ اسی دوران ہندوستان نے پاکستان پر 6/ ستمبر 1965ء کو حملہ کر دیا انکم کم ہوگئی۔ دفاعی فنڈ میں بھی مستورات نے حصہ لیا۔ ایک سال گزرنے تک دو لاکھ کا ٹارگٹ پورا ہوچکا تھا بلکہ زائد رقم وصول ہوگئی۔ لیکن ساتھ ہی عمارت کا اندازہ دو لاکھ کی بجائے تین لاکھ ہو گیا۔

چنانچہ تحریک پر پورے دو سال گزر جانے پر اس چندہ کی وصولی 31/ دسمبر 1966ء کو تین لاکھ اٹھارہ ہزار روپے تھی۔

یہ مسجد احمدی خواتین کی انجمن لجنہ اماء اللہ کے چندے سے تقریباً پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی اور اس مسجد کا نام ’’نصرت جہاں‘‘ رکھا گیا۔

(تاریخ لجنہ حصہ دوم صفحہ 427-467)

مسجد کوپن ہیگن کے لیے
لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی اور نیت ثواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1967ء میں یورپ کا سفر کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بشارت دے رکھی تھی کہ یہ سفر بہت اہم اور بابرکت ہوگا۔ اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے کئی نظارے دیکھنے کو ملے۔

آپؓ 6/ جولائی 1967ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور 24/ اگست 1967ء کو واپس تشریف لائے۔ اس سفر میں حضورؓ مغربی جرمنی، سویٹزرلینڈ، ڈنمارک اور انگلستان تشریف لے گئے۔ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں حضورؓ نے اس ملک کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا جو کہ لجنہ اماء اللہ کے چندہ سے تعمیر کی گئی ہے مسجد النصرت۔حضورؓ نے ہر جگہ پریس کانفرنسوں اور تقریروں کے ذریعہ اہل یورپ کو اسلام کا پیغام احسن رنگ میں پہنچایا۔

(نظام خلافت اور خلافت احمدیہ کے سو سال صفحہ 285-286)

غیر ممالک لجنات کی مالی قربانی
یورپین مراکز اور جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کی تحریک

یہ تحریک ایک بہت بڑے خرچ کی متقاضی تھی۔ لیکن جماعت نے پورے جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا اور اپنے مضبوط ایمان کا عملی ثبوت دیا۔ لجنہ نے اپنے بھاری زیورات اپنے امام کے حضور پیش کر دیے۔ امریکہ کے مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کا خرچہ اٹھانا کوئی اتنا آسان کام نہ تھا لیکن مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ لجنہ نے ساتھ دیا اور اس گراں قدر اسکیم کو قابل عمل بنا دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے برطانیہ میں مشن ہاؤس اور مسجد کا تذکرہ فرمایا تو وہاں بھی اُسی فراخدلی سے رقوم موصول ہونے لگی جس میں لجنہ برابر کی شریک ہیں۔

مالی قربانی کا یہ سلسلہ صرف پاکستان، ہندوستان یا جرمنی تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔

خداتعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ لفظ بالفظ پوری ہو رہی ہے۔ اس درخت وجود کی سرسبز شاخیں چپے چپے پر پھیل رہی ہیں۔

جرمنی کی لجنہ کی مالی قربانی

لجنہ اماء اللہ کی تاریخ 1973ء سے 1990ء مرتبہ کوثر شاہین ملک سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کی لجنہ تمام چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔مثلاً لجنہ گیزن کی آٹھ ممبرات کے نام سو مساجد کی تحریک کے وعدہ کے سلسلہ میں درج ہیں۔

جس میں ہر ایک کی طرف سے پانچ سو (500) مارک سے تین ہزار (3000) مارک تک وعدہ لکھوائے گئے ہیں۔ اور کل 12000 مارک ہیں۔ اسی طرح لجنہ Hannover کی 17 ممبران نے 30,000 مارک سو مساجد کی تحریک کے میں وعدہ جات میں لکھوائے۔

لجنہ شمٹن کی 26 ممبران نے 32,000 کے وعدہ جات اس تحریک کے لیے پیش کیے۔

ہر ممبر نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی تا کہ اللہ کے گھر زیادہ سے زیادہ بنائے جائیں۔ لجنہ جرمنی بڑی تیزی سے منظم ہوئی اس کی ایک سو آٹھ مجالس ہیں۔

اسی طرح یورپین مراکز کے لیے بھی لجنہ جرمنی نے شاندار مالی قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ لجنہ نے اپنے سونے کے زیورات کے پورے پورے سیٹ اس عظیم مقصد کے لیے پیش کر دیئے۔ طلائی ہار کانٹے نتھ، ٹیکا اور انگوٹھیاں ایک ممبر نے عطیہ کیں اور ایک دوسری ممبر نے بڑی چوڑیاں چار عدد، کانٹے ایک جوڑی، دو انگوٹھیاں اور ایک عدد لونگ پیش کر دیے۔

مختلف اوقات میں مختلف تحریکات کے موقع پر ہر ممبر نے دو دو چار چار زیورات دیے۔ تاریخ لجنہ کے صفحہ نمبر 313 تا 323 پر 141 نام درج ہیں جنہوں نے یہ قربانی دی ہے۔ اور زیورات کی تعداد چھ سات سو تک ہے۔

(محسنات صفحہ 219-223)

مالی قربانی کی یہ مثالیں آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے قیامت تک کے لیے ایک راہ متعین کر گئی ہیں اور ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لیے کوشاں نظر آتا ہے۔ لینے کے لیے نہیں بلکہ دینے کے لیے۔ یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ اس نے اس معاشی بدحالی کے دور میں جماعت احمدیہ کے افراد میں وہ روح پھونک دی ہے جس نے قرون اولیٰ اور پھر نشاۃ ثانیہ کے ابتدائی دور کی یاد تازہ کر دی جس طرح انہوں نے قربانیاں پیش کیں۔

مسجد ہیمبرگ

مسجد ہیمبرگ کی تعمیر کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسری احمدی خواتین نے بھرپور حصہ لیا۔ اس کی بنیاد 22/ فروری 1957ء میں رکھی گئی۔

مسجد زیورخ

مسجد زیورخ کی تعمیر میں بھی عورتوں نے حصہ لیا۔ اس کا سنگ بنیاد حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے پچیس اگست 1962ء کو رکھا۔

(محسنات صفحہ 220-222)

یہ تو صرف چند مساجد کا ذکر کیا ہے کیونکہ سب کو احاطہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے۔ مساجد کی تعمیر میں ہمیشہ قیام نماز کا پہلو مدنظر ہوتا ہے اسی سوچ کو لے کر لجنہ اماءاللہ مساجد کی تعمیر میں حصہ لیتی ہے۔ رہتی دنیا تک یہ کام ہوتا رہے گا۔ لجنہ اسی طرح مساجد کی تعمیر میں حصہ لیتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

’’جماعت احمدیہ کی خواتین توجہ کریں‘‘

اس عنوان کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 17/ اکتوبر 1928ء کو ایک مضمون شائع فرمایا۔ اور اس میں حضورؓ نے عورتوں کے ذمہ ایک اور چندہ لگایا۔حضورؓ نے تحریر فرمایا:

’’اس مسجد (یعنی لندن کی) کے بن جانے کے سبب سے انگلستان میں تبلیغ کا کام بہت بڑھ گیا ہے…چونکہ مسجد کی تعمیر کے بعد مناسب عملہ کا نہ رکھنا گویا پہلے خرچ کیے ہوئے روپے کو بھی ضائع کرنا ہے۔ اس لیے میں نے تجویز کی ہے کہ ایک مبلغ وہاں اور بڑھایا جائے……چونکہ ہمارے بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ اور چونکہ عورتوں کو بھی تبلیغی کاموں میں مناسب حصہ لینا چاہیے۔ اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس زائد خرچ کو بھی ہماری عورتیں ہی اٹھائیں۔ اس خرچ کا اندازہ چار ہزار روپے سالانہ کا ہے۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 244-245)

اس مضمون میں حضورؓ نے وہاں کے اخراجات اور قرض کے بارے میں بھی لکھا ہے۔قرض کی ادائیگی اور اخراجات ملا کر حضورؓ نے 9ہزار روپے کی تحریک کی۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی قربانی کی عادت کو اپناتے ہوئے تمام خواتین کو تحریک کی اور وصولی کی کوششیں تیز کر دیں۔

سب سے پہلے قادیان کی خواتین نے تحریک کے موقع پر ہی 300 روپے ادائیگی کر دی اور 500 روپے کا وعدہ دے دیا۔

28/ اکتوبر 1928ء کو امرتسر کی لجنہ نے جلسہ کیا اور وعدے لکھوائے۔

4/ نومبر 1928ء کو لدھیانہ کی لجنہ نے جلسہ کیا۔ نقد اور زیورات اکٹھے کیے۔

کراچی کی لجنہ نے بھی جلسہ کیا اور چندہ اکٹھا کیا۔

گوجرانوالہ کی لجنہ نے بھی جلسہ کیا اور 100روپے اکٹھے لیے۔

اور دوسرے شہروں مثلاً کیمبل پور، لالہ موسیٰ، فیروز پور، گھوکھووال، گھٹیالیاں، ملتان، لاہور، جہلم، منٹگمری، فیض اللہ چک، ایبٹ آباد، نوشہرہ چھاؤنی، مونا ضلع گجرات، کندرہ، ضلع اڑیسہ، چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی، راولپنڈی کھووالی چک نمبر 312، انبالہ، بھیرہ، چکوال، امراوتی، جھنگ، صدر گوگیرہ، شاہدرہ، کھاریاں، محبوب نگر، ڈیرہ غازی خان اور سیالکوٹ کی خواتین نے جلسے کیے اور نقد اور زیورات اکٹھے کیے۔ بعض استانیوں نے اپنی تنخواہیں دے دیں اور ساڑھے تین سو روپے اکٹھے کر لیے اور جلد ہی یہ مطالبہ پورا کر دیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 245-247)

لجنہ اماء اللہ کا سو سالہ سفر خدمت قرآن

1922ء تا 2022ء

خدمت قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے

فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ کُلِّ فِرۡقَۃٍ مِّنۡہُمۡ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّہُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَ لِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَہُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ لَعَلَّہُمۡ یَحۡذَرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

(التوبہ:122)

ترجمہ: اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین) کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا۔ تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی) سے ہوشیار کرتے۔ تا کہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

(تفسیر صغیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ صفحہ 252)

اس آیت کی جو تشریح خاکسار کو سمجھ آئی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے کہ قرآن سیکھو کیونکہ دین کا علم قرآن ہی مہیا کرتا ہے۔ سب ایک ہی دفعہ اکٹھے ہو کر جاتے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں تو ممکن نہ تھا کہ ایک بار سب کچھ سکھا دیا جاتا یا سب سیکھ لیتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک جماعت بن کر یا ایک گروہ جایا کرے جا کر علم حاصل کرے اور واپس آ کر اپنے دوسرے دینی بھائیوں کو سکھائے تا کہ گمراہ ہونے سے بچ سکیں۔

بالکل اسی قرآنی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ کا نظام چل رہا ہے۔ صرف لجنہ اماء اللہ ہی نہیں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ بھی اس فرض کو ادا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

قرآن کریم سیکھنا اور سکھانا ہر مسلمان پر فرض کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے لجنہ اماء اللہ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے اور رہے گی کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لیے وہ کام کر جائیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جانے والے ہوں۔ اسی لئے خدمت قرآن کو لجنہ اماء اللہ ایک اہم فریضہ سمجھ کر ادا کر رہی ہے تا کہ ہمارے دائیں بائیں والے فرشتے ہماری گواہی دیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

قرآن عظیم کی پیشگوئی ہے کہ قرآن مجید کی خدمت کرنے والے کامل اشخاص پیدا ہوتے رہیں گے۔

سورۃ الاعلیٰ میں اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے۔

سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ﴿۷﴾

(الاعلیٰ:7)

ترجمہ: (اے مسلمان) ہم تجھے (اس طرح) پڑھائیں گے کہ اس کے نتیجہ میں تو بھولے گا نہیں۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے تفسیر صغیر کے صفحہ نمبر 819 کے حاشیہ نمبر 3 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’یعنی قرآن کریم مسلمانوں کے دلوں میں اس طرح رچا دیا جائے گا کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی حصہ قیامت تک اس کی محبت میں سرشار رہے گا اور بار بار ایسے کامل انسان مسلمانوں میں پیدا ہوتے رہیں گے جو قرآن کریم کا جھنڈا اونچا رکھیں گے۔

اس آیت پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خدمت قرآن پر خود ہی کامل انسان چُن کر لگا دیے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی خدا تعالیٰ نے اس کی ذمہ داری کا حصہ بنا دیا ہے اور ان کے دل میں طرح طرح کے طریقے ڈالتا ہے کہ کس طرح خدمت قرآن کر سکتی ہیں۔ کس طرح قرآن کریم کی محبت اور خدمت قائم رکھتی ہیں۔ جماعت میں پوری دنیا میں ایسی ایسی علم القرآن رکھنے والی لجنہ موجود ہیں جو لفظی ترجمہ اور تفسیر کی ماہر سمجھی جاتی ہیں اور اپنے حلقہ اور شہر کی لجنہ کو قرآن کریم کا علم سکھانے میں مصروف عمل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق یہ سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو گا۔ ان شاء اللہ

حدیث مبارکہ میں قرآن کریم سیکھنے کے متعلق کیا حکم آتا ہے؟ کیوں لجنہ اماء اللہ خدمت قرآن پر زور دیتی ہے؟ آخر کیوں؟

اس لیے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ

(ابن ماجہ)

ترجمہ: یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ نمبر 138)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ علم دین کا ہو یا دنیا کا دونوں سیکھنے کے لیے قرآن کریم کا علم سب سے پہلے سیکھنا پڑے گا کیونکہ حقیقی اور کامل نجات قرآن ہی سے مل سکتی ہے۔ اسی لیے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دے دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں کتنا ہی کٹھن راستہ کاٹنا پڑے کتنی ہی مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں برداشت کرو۔

پھر فرمایا: خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین مرتبہ سیف الرحمٰن مرحوم صفحہ 165)

یعنی سب سے بہتر سب سے اچھا سب سے اعلیٰ وہ شخص ہے جو خود بھی قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو بھی سکھائے نہ صرف اپنے تک محدود رکھے۔ لَو سے لَو جلاتے چلے جاؤ جیسے ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن کرتے جاتے ہیں اسی طرح علم قرآن کا چراغ جلاتے جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم سیکھنے کے متعلق فرماتے ہیں:

’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔‘‘

(ہماری تعلیم صفحہ 8)

پھر فرمایا:

’’حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اُس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہی ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔‘‘

(ہماری تعلیم صفحہ 21-22)

انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لجنہ اماء اللہ اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لا رہی ہے کیونکہ ہماری فلاح اور کامیابی اسی میں پنہاں ہے۔

(باقی کل ان شاء اللہ)

دعا کا تحفہ

بلندی پر چڑھنے کی دُعا

حضرت انسؓ نے بلندی پر چڑھنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا بیان کی ہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَّلَکَ الۡحَمۡدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

(مسند احمد مطبوعہ بیروت جلد 3 صفحہ 239)

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! تیرے ہی لئے عزت ہے ہر ایک بلندی پر اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے ہر ایک حال میں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 107)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اعلان وفات

مکرمہ شازیہ احمد صدیقی ہالینڈ سے لکھتی ہیں:

میرے والد مکرم انور شاہ اسٹیل ٹاؤن کراچی ابن مکرم سید محمد عبد اللہ شاہ آف گوجرہ مورخہ 11/ دسمبر 2022ء کو اچانک بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

آپ کی عمر 77 سال تھی۔ آپ کو کراچی پولیس میں ملازمت کا موقع ملا اور نہایت دیانت داری سے اپنی ملازمت کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد حال میں شعبہ رشتہ ناطہ میں چند سال خدمت کی توفیق ملی۔ انتہائی سادہ طبیعت، بے ضرر اور نافع الناس وجود تھے۔ ہر ایک سے انتہائی محبت سے ملتے۔ آپ کے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے آمین۔

پسماندگان سے ادارہ افسوس کرتا ہے۔

امۃ القیوم انجم۔ کینیڈا

آفتاب آمد دلیل آفتاب

لجنہ اماء اللہ کا قیام، مقاصد اور انکا حصول

لجنہ اماءاللہ کی تنظیم اس اولو العزم صاحب عظمت پاک وجود کی دعاؤں، قیادت اور راہنمائی کا ثمر ہے جس کے بارے میں الہاماً بتایا گیا کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ گویا اس کا آنا خدا کا آنا اور اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب تھا۔ وہ جو سخت ذہین وفہیم تھا جو کوہِ وقار تھا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔ میری مراد اس سے ”المصلح موعود“ کی ذات بابرکات ہے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے قیام کے پیچھے یہ روح کام کر رہی ہے کہ ایسی مائیں، ایسی بہنیں، ایسی بیٹیاں اور ایسی بیویاں قوم کو میسر آجائیں کہ جو گھر کی اکائی سے لیکر معاشرے کی تمام کڑیوں کو جنت نظیر بنادیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو تو یہ بھی لازمی امر ہے کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کرو۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 133)

نابغۂ روزگار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسند خلافت پر بیٹھے ابھی آٹھ برس ہی ہو پائے تھے کہ آپؓ کی باریک بین نگاہ نے آئندہ کی نسلوں کو سنبھالنے اور جماعتی تربیت کی خاطر مستورات کی تنظیم کے قیام پر مزید کسی تاخیر کو گوارہ نہ کیا اور دسمبر 1922ء میں لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔“

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 52)

تنظیم لجنہ اماءاللہ کی عظیم الشان غرض و غایت کا اس سے بھی کسی قدر اندازہ ہوتا ہے کہ اگرچہ جماعت میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیمیں عمل میں آئیں لیکن سب سے پہلے جو ذیلی تنظیم قائم ہوئی وہ لجنہ اماءاللہ کی تنظیم ہے۔

بانیٔ تنظیم کے پیش نظر اگر ایک طرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ تو دوسری طرف اس ارشاد کی آبیاری بھی تھی کہ جس نے دو بچیوں کی اچھی تربیت کی وہ جنت کا وارث ہوا۔

(ترمذی)

ہر احمدی عورت کو لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کا حصہ بننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”دنیا میں کوئی قوم کامیابی حاصل نہیں کرسکتی جب تک کوئی مقصد اس کے سامنے نہ ہو...عورتوں کی اصلاح کے لئے لجنہ کا قیام نہایت ضروری ہے...ضرورت ہے کہ ہر جگہ لجنہ اماءاللہ قائم ہو اور سب بالغ عورتیں اس میں شامل ہوں اور کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ رہے جو اس سے باہر ہو یہی ایک ذریعہ ہے جس سے عورتوں کی اصلاح ہوسکتی ہے۔“

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ 28/ اکتوبر 1938ء)

خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے بابرکت سایہ میں پروان چڑھنے والی لجنہ اماءاللہ کی تنظیم اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ اپنے قیام کے مقاصد کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہی ہے۔ دنیا بھر میں اس کی ہزاروں شاخیں دن رات مستورات کی علمی، اخلاقی، روحانی، جسمانی اور سماجی بہبود کے لئے کام کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بچیوں کی ذیلی تنظیم ناصرات الاحمدیہ انہی مقاصد کو اپنے ابتدائی مراحل میں حاصل کرنے کے لئے اس تنظیم کی آغوش میں پرورش پا رہی ہے۔

لجنہ کی تنظیم کے کارہائے نمایاں تاریخ کا وہ درخشندہ باب ہیں کہ جس کے نقوش زمین کے چپے چپے پر ثبت ہو چکے ہیں۔ لجنہ اماءاللہ کے مالی جہاد کا یہ عالم ہے کہ اپنے مرکزی دفاتر اور معمول کے پروگراموں میں اٹھنے والے لکھوکھا ڈالرز کے اخراجات کے علاوہ رفاہی ادارے۔ ہسپتال، اسکول، مریم شادی فنڈ اور بلال فنڈ، ترجمہ قرآن کریم اور دیگر مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ یورپ کے سینے پر بلند و بالا مناروں والی وہ مساجد ہیں جو تثلیث کے گڑھ میں توحید کی منادی کے مراکز کے طور پر اہل مغرب کو اسلام کی دعوت دے رہی ہیں۔ بارہا ایسا بھی ہوا کہ مستورات نے اپنے گلے اور بازؤں کے دلکش طلائی زیورات بے دریغ اتار کر اپنی زینت پر اسلام کی زینت کو ترجیح دی۔

جہاں تک لجنہ کی علمی خدمات کا تعلق ہے تو لجنہ کا بے بہا قیمتی لٹریچر رسالہ جات کی شکل میں اس کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس میدان میں لجنہ اماءاللہ کی قربانیوں کا ایسا اعلیٰ معیار ہے کہ جو انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

ایک عظیم الشان غرض جو لجنہ اماءاللہ کے ذریعے عمل میں آئی وہ آئندہ ان کی گود میں پلنے والے وہ نونہال ہیں جو دین اسلام کی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوئے اور پھر اپنا گھر بار چھوڑ کر وطنوں سے دور تثلیث اور بد مذاہب کے قلعوں پر حملہ آور ہوئے۔ وہ سالوں اپنے بیوی بچوں سے دور غریب الوطنی میں اسلام کی فتح کی جنگ کرتے رہے۔ فَمِنۡھُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَمِنۡھُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ کوئی تو لوٹ آئے اور بعض کی قبریں آج بھی غیر ممالک میں لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کو خراج تحسین پیش کر رہی ہیں اور اس تنظیم کی جھولی کو اسلامی خدمات کی لازوال دولت سے مالا مال کر چکی ہیں اور دراصل یہ وہی غرض ہے جس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”دشمنان اسلام میں عورتوں کی کوشش سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی اسلام کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہوسکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے اور بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جاسکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی عورتوں ہی کی کوشش پر ہے۔ چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کرسکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔“

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 52)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ یعنی نیکیوں کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والی لجنات نے نہ صرف تعلق باللہ، دعوت الی اللہ اور مالی قربانیوں کی بے شمار مثالیں قائم کیں بلکہ جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی نصرت جہاں سپورٹس ڈے اور مصلح موعود ٹورنامنٹ جیسے کھیلوں کے پروگرام منعقد کروا کر آپس میں محبت، وحدت اور وابستگی کی روح پیدا کی جاتی ہے جو اس تنظیم کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

صبر و تحمل اور ایمان کی دولت کو سینوں سے لگانے والی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں نے آج کے دور میں جو نمونے دکھائے ہیں وہ تاریخ کے اوراق پر سنہری حروف سے لکھے گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماءاللہ کو خراج تحسین دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”احمدی عورتوں نے سنہری حروف میں احمدیت کی تاریخ سجا رکھی ہے۔ یہ وہ زیور ہے جس سے بڑھ کر حسین زیور اور کوئی نہیں۔“

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 1992ء)

لجنہ کا دنیا بھر میں تبلیغ سپوزیم کا انعقاد کرنا، لجنہ کے تعاون سے عائشہ اکیڈمی کا مختلف ممالک میں قیام، قرآن کریم کی نمائشوں کا انعقاد، خون کے عطیہ جات میں حصہ لیکر انسانیت کی خدمت کرنا چیریٹی کے مختلف پروگرام بنا کر دکھی اور غریب لوگوں کو مدد فراہم کرنا، مختلف اخبارات و رسائل میں اسلام کے دفاع میں مضامین لکھنا، ہر سال تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابیوں پر تعلیمی ایوارڈ کا حصول، ملکی سطح پر سالانہ اجتماعات اور جلسہ جات کا تمام انتظام خود سنبھال کر اپنے تنظیمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لئے پمفلٹ تقسیم کرنا، ہسپتالوں میں جاکر مریضوں کی عیادت کرنا اور ان کے لئے تحائف لیکر جانا، اسلامی شعار کو اپناتے ہوئے اپنے نمونے قائم کرنا اس تنظیم کی قدر و منزلت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ احمدی عورت نہ صرف ہر میدان میں اپنی صلاحیت کا لوہا منوا چکی ہے بلکہ خلفائے احمدیت کے خطابات میں ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والی کئی مستورات کی مثالیں روشنی کا وہ مینار بن چکی ہیں جن پر چل کر آج کی عورت اور آئندہ آنے والی نسلیں اپنی راہیں متعین کرسکتی ہیں۔

روحانی جماعتیں ہمیشہ اپنی کامیابیوں پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوئی ترقیات کی نئی سے نئی راہوں کی طرف رواں دواں رہتی ہیں۔ وہ اپنے شاندار ماضی کو یاد رکھتی اور اپنے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی انہی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جن خاندانوں میں مائیں نیک ہوں، نمازیں پڑھنے میں باقاعدہ ہوں، نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی ہوں، اجلاسوں اجتماعوں میں باقاعدہ شامل ہونے والی ہوں، ہر قسم کے تربیتی پروگراموں میں اپنے کاموں کا حرج کرکے حصہ لینے والی ہوں نظام جماعت کی پوری اطاعت گزار ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرنے والی ہوں تو ایسے گھروں کے بچے عموماً دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں اور ماں باپ کے لئے بھی اطاعت گزار ہوتے ہیں اس لئے سب سے اہم اور ضروری چیز ہے کہ ماں باپ خود اپنے بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔“

(مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء)

آج ہر احمدی عورت اپنی تنظیم کی پہلی شاندار صدی مکمل ہونے پر خدا تعالیٰ کی شکر گزار اور بانی تنظیم کے لئے دعا گو ہے کہ ؏

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اللہ تعالیٰ کرے کہ لجنہ اماءاللہ خلیفۂ وقت کی راہنمائی میں اپنے قیام کے مقاصد کے حصول کے لئے آگے سے آگے قدم بڑھاتی چلی جائے۔

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
اخلاص کا درخت بڑھے آسمان تک
بڑھتی رہے تمہاری ارادت خدا کرے

درثمین احمد۔ جرمنی

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت دنیا بھر میں مساجد کا قیام

قسط دوم۔ آخری

امریکہ میں مساجد کی تعمیر

1949ء میں لجنہ اماء اللہ امریکہ ڈیٹن نے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے اخراجات کے لیے رقم جمع کرنے میں مدد کی اور اس سلسلے میں مکرمہ کریمہ شفیق، مکرمہ لطیفہ کریم اور مکرمہ امۃ الحئی نے مثالی قربانی کر کے تاریخ احمدیت میں ایک باب رقم کیا۔ اس سلسلے میں مقامی لجنات نے بھی چندہ جمع کر کے اور دعائیں کر کے اس منصوبے میں حصہ لیا۔

(ماخوذ از تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 93)

گزشتہ چند دہائیوں میں لجنہ اماءاللہ امریکہ کی نمایاں قربانیاں

مسجد برلن کے منصوبہ کے تحت لجنہ اماء اللہ امریکہ نے 1923ء میں سلائی سرکل کی آمد سے دس ڈالر کی رقم اکٹھی کی تھی۔ 1952ء میں ڈیٹن میں محترمہ لطیفہ کریم صاحبہ نے اپنی ساری جائیداد بشمول اپنی زمین اور گھر جماعت کو دے دیا۔ اس زمین پر مسجد تعمیر کی گئی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ امریکہ نے 1982ء میں قادیان انڈیا میں گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لیے سات ہزار ڈالر دیے۔

90 کی دہائی میں لجنہ اماء اللہ امریکہ نے بیت الرحمٰن کی تعمیر کے لیے تین لاکھ ڈالر کے وعدے کیے اور بعد میں اپنے وعدے سے بڑھ کر تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ کی ادائیگی کی۔ لجنہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ امریکہ نے بیت الرحمٰن کے قریب مرکزی لجنہ ہال کی تعمیر کے لیے چار لاکھ میں زمین خریدی۔ اس ہال کا بنیادی مقصد لجنہ کے کام، شوریٰ کا انعقاد اور لجنہ مہمان خانہ کا قیام ہے۔

الحمد للہ لجنہ اماء اللہ امریکہ بہت جذبے کے ساتھ ہال کے لئے چندہ اکٹھا کرنے میں کوشاں ہے۔

(النور، ریاست ہائے امریکہ، صد سالہ نمبر، اپریل تا ستمبر 2020ء صفحہ 216-217)

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک تیسری مسجد خالصتاً عورتوں کے چندہ سے تعمیر کی گئی۔ 27/ دسمبر 1964ء کو لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے قدرتِ ثانیہ کے دورِثانی پر 50سال گزرنے پر بطور نذرانہ ڈنمارک کے دارالخلافہ کوپن ہیگن میں ایک مسجد کی تعمیر کی پیش کش کی۔ جس کے لئے زمین پہلے ہی خریدی جا چکی تھی۔ اس مسجد کے لئے تحریک کرتے ہوئے حضرت سیدہ امۃ المتین نے جلسہ سالانہ 27/ دسمبر 1964ء کے موقع فرمایا ’’میری تجویز یہ ہے کہ یورپ کے کسی ایک ملک میں شکریہ کے طور پر ایک مسجد تعمیر کروائی جائے... میں اس کے لئے کوپن ہیگن میں مسجد کے لئے چندہ کی تحریک کرتی ہوں ...اس مقدس گھر کی تعمیر کے لئے دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ جس کا اکٹھا کرنا ایک زندہ جماعت کی خواتین کے لئے ہرگز مشکل نہیں ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی طرف سے مبلغ ایک ہزار روپے کے گرانقدر وعدہ کا اعلان فرمایا۔ آپ کی اس پُر اثر تحریک نے حاضرات جلسہ کو بے

حد متاثر کیا۔ چنانچہ پہلے ہی روز ایک لاکھ روپے کے وعدہ جات موصول ہو گئے اور مبلغ آٹھ ہزار روپیہ نقد وصول ہوا۔ لجنہ اماء اللہ لاہور نے مبلغ 30,000روپے کا گرانقدر وعدہ پیش کیا۔ (الفضل ربوہ 2/ جنوری 1965ء)

اس غرض سے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دعا کے بعد اپنی زندگی ہی میں بھجوادی تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 490-491)

6/ مئی 1966ء کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔

(الفضل 16/ جون 1966ء)

جبکہ 21/ جولائی 1967ء کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کا افتتاح فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 491)

اس مسجد کے لئے صرف خواتین نے چھ لاکھ چھ ہزار چھ سو چھبیس کی رقم جمع کر کے عظیم الشان مالی قربانی کا ثبوت فراہم کیا۔

مسجد کا سنگ بنیاد بسلسلہ صد سالہ جوبلی لجنہ اماءاللہ، آئیوری کوسٹ

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے آغاز کو امسال بفضل تعالیٰ سو (100) سال پورے ہونے جا رہے ہیں جس کے تحت کئی ممالک میں لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی کے تشکر کے طور پر صد سالہ جوبلی پروگرامز مرتب کیے گئے ہیں جس کے تحت لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ کو بھی بفضل تعالیٰ امسال صد سالہ جوبلی پروگرام مرتب کر کے ان پر عملدرآمد کروانے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ نے صد سالہ جوبلی کے پروگرام میں اظہار تشکر کے لیے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروانے کی تحریک بھی کی جس کے لیے چندہ جمع کرنے

کا آغاز گزشتہ سال ہی کر دیا گیا تھا۔ آئیوری کوسٹ کے تمام ریجنز کی لجنہ اماء اللہ نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ چندہ کی وصولی کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ تاہم ماہ مئی تک اس کار خیر میں ایک اچھی رقم جمع ہونے کے بعد مرکز کی منظوری سے لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ کو ملک کے تجارتی صدر مقام آبی جان (Abidjan) میں واقع جماعتی جگہ مہدی آباد (Mehdiabad) میں 360مربع میٹر پر محیط دو منزلہ مسجد کی تعمیر کے آغاز کے طور پر مؤرخہ 21/ مئی 2022ء بروز ہفتہ مسجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس بابرکت تقریب کے مہمان خصوصی امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اس بابرکت تقریب سنگ بنیاد میں پہلی اینٹ مکرم امیر صاحب نے رکھی جبکہ ان کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ نے اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد نیشنل عاملہ لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ، ریجنل مبلغین کرام، بیگمات مبلغین کرام اور تمام ریجن کے ایک ایک منتخب نمائندہ نے اس سعادت سے حصہ پایا نیز ساتھ ہی ساتھ شاملین میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی جس کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ کو احسن رنگ میں مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائے اور اس مسجد کو ہمیشہ نمازیوں سے آباد رکھے نیز لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ کے بقیہ پروگرامز برائے تشکر صد سالہ جوبلی میں بھی برکت ڈالے اور جن مقاصد کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس کا آغاز فرمایا تھا اس ہر ایک مقصد کی احسن رنگ میں تکمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(رپورٹ الفضل انٹرنیشنل 5/ جون 2022ء)

کینیا میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت مساجد کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کینیا کا شمار تاریخ احمدیت کی ابتدائی لجنات میں ہوتا ہے اور اس اعزاز کے ساتھ ساتھ لجنہ اماء اللہ کینیا کو تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی میدان میں بھی ہمیشہ جماعت کی دیگر تنظیموں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ دیگر شعبوں کے علاوہ تعمیر مساجد میں بھی لجنہ اماء اللہ کینیا نے قابل تعریف خدمات کی توفیق پائی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کینیا کو بفضل خدا اب تک تین مسجدیں تعمیر کروانے کی توفیق ملی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مسجد بیت المسرور ڈانڈورا کینیا

ڈانڈورا نیروبی شہر کی ایک نواحی بستی ہے جہاں سال 1999ء میں جماعت کی داغ بیل ڈالی گئی اور احباب جماعت کی تعداد بڑھنے اور باقاعدہ جماعت قائم ہو جانے پر نماز سنٹر اور معلم کی رہائش کے لیے ایک مکان کرایہ پر لیا گیا۔ بعدہٗ جماعت کو ایک پلاٹ خریدنے کی توفیق ملی جس پر لجنہ اماء اللہ کینیا نے اپنے فنڈز سے مسجد تعمیر کروائی جس میں ایک سو نمازیوں کے لیے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ یہ لجنہ اماءاللہ کینیا کی طرف سے تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد ہے۔ اس کا افتتاح مکرم مولانا نعیم محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے 2008ء میں کیا تھا۔ اس مسجد کا نام بیت المسرور رکھا گیا۔

مسجد بیت الکریم ماریا کانی نیروبی

ماریا کانی نیروبی سے ممباسہ جانے والی نیشنل ہائی وے پر ممباسہ سے تقریباً بارہ کلومیٹر پہلے ایک پر رونق اور مصروف کاروباری قصبہ ہے جہاں جماعت نوے کی دہائی میں قائم ہوئی تھی اور نیروبی جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم قریشی عبدالمنان صاحب مرحوم اور ان کی فیملی نے یہاں برلب سڑک ایک خوبصورت مسجد و معلم ہاؤس تعمیر کرایا تھا جسے سڑک کی توسیع کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا اور اسے دوبارہ تعمیر کرنا پڑا۔ چنانچہ اسے دوبارہ تعمیر کرنے کی ذمہ داری لجنہ اماءاللہ کینیا نے اپنے

ذمہ لی اور اپنے خرچ پر اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔ اس مسجد میں یک صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ سال 2009ء میں بعد از تکمیل مکرم مولانا نعیم محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے اس کا افتتاح کیا۔

مسجد ووئی بیت الرحیم

ووئی نیروبی ممباسہ نیشنل ہائی وے پر ممباسہ سے تقریباً 150 کلو میٹر پہلے ایک قدیم اور مشہور تجارتی مرکز ہے جو اس علاقے میں عربوں اور پرتگالیوں کے آنے سے پہلے بھی آباد اور مرکزی حیثیت کا حامل تھا۔ اب یہ ٹائیٹا ٹاویٹا کاؤنٹی کا ایک بڑا کاروباری مرکز ہے۔ ووئی کے علاقے میں جماعت کا پیغام سال 2000ء میں پہنچا اور اب اس ریجن میں تین مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں جن میں ایک جماعت مجنگو ہے جہاں جماعت کو ڈیرھ ایکڑ رقبہ پر محیط ایک قطعہ اراضی خریدنے کی توفیق ملی جس پر

لجنہ اماء اللہ کینیا کی طرف سے 12 جون 2021ء کو مسجد کی تعمیر شروع ہوئی جس کا سنگ بنیاد مکرم و محترم مولانا طارق محمود ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے رکھا اور اکتوبر 2021ء کو بعد از تکمیل آپ نے ہی اس کا افتتاح کیا۔ اس کا مسقف حصہ 30 مربع فٹ ہے۔ یہ لجنہ اماء اللہ کینیا کی طرف سے تعمیر کی جانے والی تیسری مسجد ہے۔ اب لجنہ اماء اللہ ہی یہاں مشن ہاؤس تعمیر کروا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کینیا کی ان قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ان مسجد کو نیک دل نمازیوں سے بھر دے۔ آمین ثم آمین

(رپورٹ مکرم محمد افضل ظفر مربی سلسلہ ایلڈوریٹ کینیا)

بعض مساجد جن میں لجنہ اماء اللہ نے مکمل طور پر تو نہیں مگر ایک مثالی قربانی دے کر مردوں کے شانہ بشانہ مثالیں قائم کیں جس کی ایک مثال مسجد النصر ناروے ہے۔

مسجد النصر ناروے

جماعت احمدیہ ناروے نے خلافت رابعہ کے دور میں ایک مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تھا مگر بعض وجوہ کی بنا پر کام رک گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ ناروے کے دوران 23 ستمبر 2005ء کو اس کی تعمیر کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا

کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔ ... آج جب دنیا میں ہر جگہ مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے ... آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہوگی ...

یاد رکھیں! اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔"

(الفضل 14 فروری 2006ء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی بات میں اتنا اثر ڈالا کہ ناروے کی لجنہ جو اس وقت محض چارسو کے لگ بھگ ہوگی اور ان میں سے جاب کرنے والی ممبرات کُل تجنید کی نصف سے بھی کم ہوں گی نے حضور کے اس فرمان کو چیلنج سمجھ کر قبول کیا، ایسے جیسے لجنہ اماء اللہ ناروے کے دل و دماغ میں کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ نو بیاہتا لڑکیوں نے اپنا سارے کا سارا زیور مسجد کے لئے دے دیا۔ صرف یہی نہیں سال بھر میں مختلف قسم کے پروگرامز کر کے کھانے بنا بنا کر بیچے۔ لجنہ اماء اللہ کی قربانیاں اور محنتیں رنگ لے آئیں اور 2010ء میں اللہ کے فضل سے مسجد مکمل ہوگئی جس کا افتتاح حضور نے اگست 2011ء میں فرمایا۔

نائجیریا میں مساجد کا قیام

مکرم عبد الواسع عابد مربی سلسلہ نائجیریا نے نائجیریا میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت بننے والی مساجد کی تفصیل بھجوائی ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1۔ لجنہ نائجیریا کی یہ پہلی مسجد ہے جو ابادان شہر میں 1968ء میں تعمیر ہوئی۔ اس کے تمام اخراجات مکرمہ الحاج عائشہ سیکونی نے ادا کئے۔

2۔ لجنہ نائجیریا کی دوسری اجے بو-اوڈے شہر (Ijebu-Ode) میں واقع ہے۔ یہ شہر اوگون اسٹیٹ (Ogun) میں ہے۔ اس کے تمام اخراجات مکرمہ الحاج فاطمہ ٹانیموو (Tinimowo) علی نے ادا کئے۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 12 اپریل 1970ء کو اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ اس کا نام احمدیہ سینٹرل مسجد اجے بو-اوڈے ہے۔

تیسری مسجد جو کہ لجنہ نائجیریا نے تعمیر کروائی۔ اس کا نام احمدیہ مسلم مسجد سویوئی (Soyuye) ہے جو کہ ابے کوٹا شہر میں ہے یہ شہر اوگون (Ogun) اسٹیٹ کا دارالحکومت ہے۔ اس کے تمام اخراجات مکرمہ الحاج رحمۃ اللہ نے ادا کئے۔ اس کا افتتاح 10 اکتوبر 2020ء کو مکرم امیر نائجیریا الحاج عبد العزیز صاحب نے کیا۔

چوتھی مسجد جس کے اخراجات لجنہ اماء اللہ نائجیریا نے ادا کئے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس کا نام مسجد بیت الناصر تجویز فرمایا۔ یہ جامعۃ المبشرین نائجیریا میں تعمیر کروائی گئی ہے۔ یہ الارو (Ilaro) میں ہے جو صوبہ اوگون کا شہر ہے۔ اس کا افتتاح امیر صاحب نائجیریا مکرم الحاج عبد العزیز نے 31 جولائی 2021ء کو فرمایا۔ اس میں 400 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

پانچویں مسجد احمدیہ مسلم مسجد روبیان (Robiyan) ہے۔ جو ابھی زیر تعمیر ہے۔ 75٪ کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے تمام اخراجات لیگوس صوبہ کی لجنہ ادا کر رہی ہے۔

یہ تصویر لجنہ اماء اللہ ہاؤس نائیجیریا کی ہیں۔ جو کہ احمدیہ ہیڈ کوارٹر 27 کلومیٹر لیگوس ابے کوٹا ایکسپریس روڈ اوجوکورو پر واقع ہے۔ اس کا سنگ بنیاد 13 اکتوبر 1990ء میں رکھا گیا۔ اس کا افتتاح مکرم ڈاکٹر مشہود فشولا امیر نائجیریا نے 20 اکتوبر 2018ء کو فرمایا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 2004ء میں تشریف لائے تو اس کا معائنہ فرمایا۔ اس کی 2 منازل ہیں۔ گراونڈ فلور پر کانفرنس ہال ہے جس میں 200 لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ گیسٹ لاج، سٹورز اور ایک ووکیشنل سنٹر بھی ہے۔ بالائی منزل پر استقبالیہ، صدر آفس، مختلف شعبہ جات کے دفاتر، لائبریری، میٹنگ ہال، باورچی خانہ اور کھانے کا کمرہ ہے۔

(رپورٹ مکرم عبد الواسع عابد مربی سلسلہ۔ نائجیریا)

فرانس میں مسجد کا قیام

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو مختلف ملکوں میں مالی قربانی کا موقع مل رہا ہے۔ مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز، گھر اور دیگر تعمیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی فرانس کے شہر Beuvrages میں لجنہ اماء اللہ کے چندے سے تعمیر ہونے والی مسجد کا قیام ہے جو کہ ابھی زیر تعمیر ہے۔ اس مسجد کے پلاٹ اور تعمیر کے تمام

تر اخراجات لجنہ اماء اللہ فرانس اٹھا رہی ہے۔ یہ 2019ء میں بننا شروع ہوئی تھی۔ امید ہے کہ اس سال کے اختتام تک اس مسجد کا تعمیراتی کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

کینیڈا میں مساجد کا قیام

کینیڈا میں مستورات کی نمایاں قربانی سے بننے والی دو مساجد ہیں۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 2016ء میں جماعت احمدیہ رجائنا (Regina) کی مسجد محمود کے افتتاح کے موقع پر فرمایا "الحمد للہ جماعت احمدیہ رجائنا (Regina) کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو یہاں جماعت کی تعداد ہے وہ ارد گرد کے قریبی علاقوں سمیت تقریباً 160 لوگ ہیں اور مسجد کی گنجائش جو بتائی گئی ہے اس کے مطابق مسجد کے ہالوں سمیت اس میں چارسو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو کامن ایریا (common area) میں بھی مزید سو (100) افراد کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ گویا کہ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔

بقیہ صفحہ 16 پر

لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکہ

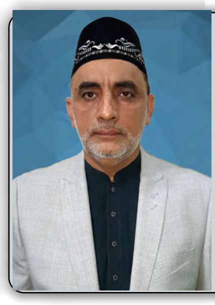

لجنہ اماء اللہ سُرینام کی مختصر تاریخ اور مالی قربانی

نومبر 1956ء میں مرکزی مبلغ محترم شیخ رشید احمد اسحٰق کی آمد کے بعد سُرینام میں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی، آغاز میں جن لوگوں کو دعوت حق قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں ایک محترمہ نصیرن بدولہ تھیں، جنہیں اپنے رفیق حیات محترم حسینی بدولہ سے پہلے عافیت کے حصار میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اس سبقت پر ان کے خاوند نے خفگی کا اظہار بھی کیا، مگر اس پرعزم خاتون نے انتہائی استقامت کے ساتھ جواب دیا کہ میں نے سچائی دیکھی اور قبول کر لی، آپ خود فیصلہ کر لیں آپ نے کیا کرنا ہے۔ چند دن بعد حسینی بدولہ مرحوم ومغفور نے بھی شرح صدر کے ساتھ مسیح آخر الزمان کی دعوت کو قبول کیا۔ پھر اس جوڑے نے ایثار اور قربانی کی ایسی عمدہ اور پاک مثالیں قائم کیں جو تا ابد سُرینام جماعت کی تاریخ کا سنہری حصہ رہیں گی۔

قبول احمدیت کے چند سال بعد اس جوڑے نے اپنی ملکیتی زمین پر مسجد بنانے کی ٹھانی، اس مقصد کے لئے تین ہزار مربع میٹر زمین جماعت کے لئے وقف کی اور مسجد کی تعمیر شروع کی۔ مسجد کی تعمیر کے آغاز کے چند دن بعد مورخہ 18/ جون 1961ء بروز اتوار باقاعدہ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم مولانا بشیر احمد آرچرڈ مبلغ سلسلہ گیانا اس تقریب میں شمولیت کے لئے خاص طور پر سُرینام تشریف لائے۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حسینی بدولہ صاحب حسب توفیق خرچ اٹھا کر کے مسجد کی تعمیر میں مصروف رہے آپ اس مسجد کے معمار بھی تھے اور مزدور بھی۔ ان کی اہلیہ محترمہ نصیرن بدولہ نے لمبا عرصہ کپڑوں کی سلائی کا کام کر کے مالی معاونت کی اور تعمیر کے کام میں بھی شانہ بشانہ حصہ لیا۔ روزمرہ امور کی انجام دہی کے بعد سہ پہر کے وقت مسجد کی تعمیر کا کام کیا جاتا تھا۔ اس کارخیر میں ان کے بیٹے بھی کماحقہ شامل ہوئے۔ خانہ خدا کی تعمیر ابھی جاری تھا کہ جولائی 1969ء میں محترم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب کی موجودگی میں مشن ہاؤس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور یہ اضافی کام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ مسجد کی تعمیر پیسے اور افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے تقریباً دس سال میں مکمل ہوئی اور یہ حسینی بدولہ، نصیرن بدولہ اور ان کے بچوں کی طویل قربانی کے ثمر کے طور پر آج جماعت احمدیہ سرینام کی مرکزی مسجد کے طور پر ایستادہ ہے اور اسے

خلیفۃ المسیح کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہے۔

جماعتی ریکارڈ کے مطابق جولائی 1969ء میں محترم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب نے سرینام میں لجنہ اماء کی باقاعدہ تنظیم قائم کی اور عہدیداران کا انتخاب کروایا۔ ممبرات کی لسٹ اور نومنتخب عہدیداران کا نام مرکز کو بھجوایا۔ ریکارڈ کے مطابق محترمہ نصیرن بدولہ صدر مقرر ہوئیں۔

سرینام میں جماعت کی بقا اور استحکام کیلئے آپ نے اپنے خاوند کیساتھ انتہائی صبر اور الوالعزمی کیساتھ کام کیا۔ اہل پیغام اور دیگر مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مشن ہاؤس کی تعمیر سے قبل متعدد مبلغین سلسلہ کو لمبے عرصہ تک اپنے گھر میں ٹھہرا کر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔

21/ جون 1968ء کو محترم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب کی موجودگی میں ایک تبلیغی پروگرام کے دوران بیسیوں شرپسندوں نے مٹھی بھی افراد جماعت پر حملہ کر دیا اور کرسیاں اٹھا اٹھا کر انہیں مارنے لگے۔ اس نازک موقعہ پر محترمہ نصیرن بدولہ نے مردانہ وار ان کا مقابلہ کیا اور افراد جماعت کو بچانے کی بھرپور کوشش کی۔ لجنہ اماء اللہ کی ایک اور ممبر محترمہ زیتون نبی بخش اہلیہ محمد حنیف ستار نے بھی بہت ہمت اور حوصلے سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا، ایک مخالف نے کرسی ان کے چہرے پر ماری جس سے ان کی آنکھ اور رخسار پر گہرا زخم آیا، گال کی ہڈی ٹوٹ گئی اور بعد میں مستقل زخم کا نشان بن گیا۔

محترمہ نصیرن بدولہ نے طویل عرصہ تک لجنہ کی صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور تنظیم کے استحکام اور خواتین کو جماعت کا فعال ممبر بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ 1980ء میں اپنے خاوند، بیٹے حبیب احمد اور بہو کیساتھ قادیان دارالامان اور ربوہ کا سفر کرنے، مقامات مقدسہ کی زیارت، جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے سرینام کے دورے کے دوران آپ ہی لجنہ کی طرف سے سوال کرتیں رہیں۔ آپ کو برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں بھی متعدد بار شرکت کا موقعہ ملا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور سینکڑوں لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ صوم صلوٰۃ کی پابندی اور چندوں کی بروقت ادائیگی آپ کا خاصہ تھی۔ مولا کریم انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی رعنائیاں نصیب فرمائے۔

مسجد نصر کیلئے چندہ کی تحریک

11/ جولائی 1983ء کو عید الفطر کے روز سرینام میں جماعت کی دوسری مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی۔

اور جماعتی ریکارڈ کے مطابق محترمہ نصیرن بدولہ، محترمہ سعیدہ بدولہ، محترمہ جمیلہ چراغ علی، محترمہ خدیجن صاحبہ، محترمہ آمینہ صاحبہ، محترمہ زیتون جمن بخش اور محترمہ مریم جمن بخش صاحبہ کو مالی قربانی کرنے کی توفیق ملی۔

مالی قربانی کی ایک اور تحریک

6/ جون 1997ء کو خطبہ جمعہ میں محترم مولانا حمید احمد ظفر نے یورپین

مساجد کیلئے چندہ کی تحریک کی تو متعدد خواتین نے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے زیورات پیش کئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. صفی النساء جمن بخش صاحبہ۔ دو عدد انگوٹھیاں، ایک سیٹ کانٹے، ایک عدد ہار، ایک عدد بریسلیٹ۔
2. شگفتہ جمن بخش صاحبہ۔ ایک عدد بریسلیٹ، ایک سونے کا سکہ۔
3. نازیہ جمن بخش صاحبہ۔ ایک سیٹ کانٹے۔
4. عزم النساء صاحبہ۔ ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد بریسلیٹ، ایک سیٹ کانٹے۔
5. روسا علی جان صاحبہ۔ ایک عدد انگوٹھی۔
6. حلیمہ علی جان صاحبہ۔ چار عدد انگوٹھیاں، ایک عدد بریسلیٹ۔
7. کلثوم علی جان صاحبہ۔ ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد بریسلیٹ۔
8. شمس النساء صاحبہ۔ ایک عدد انگوٹھی، ایک سیٹ کانٹے۔
9. نصیرن بدولہ صاحبہ۔ دو عدد سونے کے سکے۔
10. سلمہ شبیر علی جان صاحبہ۔ ایک عدد ہار
11. طاہرہ علی جان صاحبہ۔ دو سیٹ کانٹے۔
12. سیر النساء صاحبہ۔ ایک عدد ہار۔
13. سیف النساء صاحبہ۔ ایک سیٹ کانٹے۔

اس زیور کی کل مالیت تقریباً 1638 امریکی ڈالر بنتی تھی مرکز کو ان ناموں اور زیور کی تفصیل سے آگاہ کیا گیا اور یہ تمام زیور ہالینڈ جماعت کے ذریعہ مرکز بھجوایا گیا۔

خلیفۂ وقت کا اظہار خوشنودی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کے جواب میں تحریر فرمایا: ’’جس جس نے یہ تحائف دئے ہیں ان کو شکریہ اور جزاکم اللہ کہیں۔ اللہ قبول فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے، سب کے جان ومال میں برکت بخشے، سب کو میری طرف سے سلام کہیں‘‘۔
(خط محررہ 8/ ستمبر 1997ء)

نیز وکالت مال کی طرف سے جنوری 1998ء میں ان زیورات کی رسید بھجوائی گئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سُرینام میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم بہت فعال ہے۔ تنظیمی کاموں کے علاوہ جماعتی پروگرامز میں کھانا پکانے کے کام میں ہمیشہ لجنہ ممبرات بہت باقاعدگی سے حصہ لیتی ہیں۔ خاص طور عیدین اور جلسہ ہائے سالانہ کے موقعہ پر سینکڑوں افراد کے لئے کھانا تیار کرنے کا کام لجنہ اماء اللہ کی ممبرات انجام دیتی ہیں۔

گزشتہ بیس سالوں سے رمضان المبارک کے دوران مقامی ٹی وی پر جماعت کی طرف سے پیش کئے جانے والے روزانہ پروگرامز اور باقاعدگی سے پیش کئے جانے والے ہفتہ وار پروگرامز کی ایڈیٹنگ کا کام بھی لجنہ ممبرات ہی کرتی ہیں۔

قارئین الفضل سے جماعت سرینام کے نفوس و اموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تحقیق و تحریر: عابدہ چوہدری۔ صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا باتعاون لجنہ سیکشن مرکزی لندن

مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا

قسط 1

آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد 1903ء میں حضرت حسن موسیٰ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبول احمدیت سے پڑی۔حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب افغان ساربانوں میں سے تھے جو آسٹریلیا میں اونٹوں کے ساتھ آئے تھے۔آپ اپنے بھائیوں حضرت محمد حسین موسیٰ خان صاحب رضی اللہ اور حضرت محمد ابراہیم خان صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آسٹریلیا سے اپنی بیعت کا خط لکھا جس کی منظوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے 13/اکتوبر 1903ء میں بھجوائی گئی۔

آسٹریلیا کے ابتدائی احمدیوں میں سے ایک نام ملک علی بہادر رضی اللہ عنہ کا ہے جو تتہ پانی کوٹلی آزاد کشمیر کے رہنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ 1929ء یا 1930ء کے جماعتی لٹریچر کے مطابق وہ آسٹریلیا کوئنز لینڈ پہنچ چکے تھے۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت پانے والے پاک وجودوں میں سے ایک تھے جن کی اہلیہ کا قبر کا کتبہ آسٹریلیا میں پہلی احمدی خاتون کی موجودگی کا باقاعدہ پتہ دیتا ہے۔محترمہ مارگریٹ خان صاحبہ اہلیہ علی بہادر خان صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر برسبن کے علاقے ماؤنٹ گرویٹ کے قبرستان میں موجود ہے جس کے کتبے پہ لکھا ہے:

Allah o akber God Greatest of All.Margreat KhanAhmadiyya Muslim

died 12th Feb,1948 Aged 70 years.

لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا کا باقاعدہ قیام

خلافتِ ثالثہ کے آغاز میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن سات ممالک میں مشن کھولنے کو فوری ضرورت قرار دیا ان میں سے ایک ملک آسٹریلیا بھی تھا۔خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلی خواہش دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعا کی صورت اختیار کر گئی اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کام کو پورا کرنے پر لگ گئے۔مارچ 1966ء میں آسٹریلیا میں وائٹ آسٹریلیا پالیسی کا خاتمہ ہو گیا اور اس سے دنیا کے دوسرے حصوں سے لوگوں کو آسٹریلیا آنے کی اجازت مل گئی۔اس اجازت کے نتیجے میں کئی احمدی پروفیشنلز مزید تعلیم، ملازمت اور بہتر مستقبل کی تلاش میں آسٹریلیا آئے۔ان میں سے ایک نام محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر فہمیدہ اعجاز صاحبہ کا ہے جبکہ محترم شادی خان صاحب کی احمدی فیلی نیو ساؤتھ ویلز میں پہلے سے ہی موجود تھی۔ان کے آپس کے رابطے اور خصوصاً 1979ء میں فجی کے احمدی محترم شمس الدین صاحب (جن کے دو بیٹے پہلے سے ہی سڈنی آسٹریلیا میں تھے)، ربوہ جلسے سے واپسی پر آسٹریلیا آئے تو انہوں نے ڈاکٹر اعجاز الحق اور دیگر احباب سے ملاقات میں، جماعت کے باقاعدہ قیام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت ان تک پہنچائی۔ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور دیگر احباب کی کوششوں سے 1980ء میں جماعت کا باقاعدہ رجسٹرڈ ہو گئی۔

خلافت رابعہ کے ابتدائی سال 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آسٹریلیا کے پہلے دورے پر تشریف لائے۔آپ کی آمد سے پہلے صدر جماعت محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے محترمہ فیروزہ غفار صاحبہ کو صدر لجنہ نامزد کیا تا کہ احمدی خواتین کی سائیڈ پر کاموں کو نظم و ضبط سے انجام دیا جا سکے۔یوں ان کی زیر صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورے کے دوران مستورات نے اس وقت کی مصروفیات اور ذمہ داریوں میں بھر پور حصہ لیا۔

لجنہ کا پہلا باقاعدہ الیکشن

ملاقات کے دوران، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے استفسار پر جب انہیں بتایا گیا کہ صرف صدر لجنہ نامزد کی گئی ہیں باقی عاملہ ابھی نہیں بنائی گئی تو آپ کے ارشاد پر لجنہ آسٹریلیا کا باقاعدہ الیکشن 1983ء میں ہوا۔اس وقت آسٹریلیا میں احمدی مستورات کی کل تعداد 13 تھی۔انتخاب کے نتیجے میں محترمہ بشریٰ عثمان صاحبہ صدر منتخب ہوئیں اور پہلی عاملہ کا تقرر کیا گیا۔اگرچہ اس وقت خواتین کی تعداد بہت کم تھی اور کام بھی زیادہ تر مسجد بیت الہدیٰ سڈنی کی تعمیر کے سلسلے میں تھا۔لیکن تمام احمدی مرد و خواتین دن رات اس کام میں جتے رہے اور 28 ایکڑ کے ایک جنگل کو شاندار مسجد اور دوسری تعمیرات سے آباد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

بطور نیشنل صدر لجنہ خدمات بجالانے والیاں

- محترمہ فیروزہ غفار خان صاحبہ 1983ء
- محترمہ بشریٰ عثمان صاحبہ 1883ء تا (سن نا معلوم)
- محترمہ نعیمہ شکیل منیر صاحبہ (سن نا معلوم)
- محترمہ منصورہ خالدہ صاحبہ (سن نا معلوم)
- محترمہ جمیلہ نشاء ڈین صاحبہ۔۔۔ تا 1997ء
- محترمہ ریحانہ خان صاحبہ 1997ء تا 2002ء
- محترمہ امتہ الملک انجم صاحبہ 2002ء تا 2006ء
- محترمہ تمثیلہ صالح صاحبہ 2006ء تا 2012ء
- محترمہ انجم خان صاحبہ 2012ء تا 2018ء
- خاکسار عابدہ چوہدری 2018ء تا حال

اہم سنگ میل

- 1987ء میں ہوا پہلا اجتماع
- پہلی مجلس شوریٰ ستمبر 2002ء میں نیشنل اجتماع کے موقع پر ہوئی
- پبلیکیشن
- پہلا میگزین الضحٰی 2003ء
- ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کے لئے ششماہی رسالہ 2010ء میں
- سہ ماہی نیوز لیٹر۔

ہیڈ کوارٹر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا

ہیڈ کوارٹر سڈنی آسٹریلیا میں جہاں جماعت کا مرکز ہے یعنی سڈنی نیو ساؤتھ ویلز وہیں لجنہ کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے

لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کے ریجنز اور مجالس

2000ء میں آسٹریلیا میں لجنہ کی کل 12 مجالس تھیں جو اب بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 27 ہو چکی ہیں۔انتظامی لحاظ سے لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا 6 ریجنز اور 4 ٹیریٹوریز میں منقسم ہیں۔

- ریجن النور نیو ساؤتھ ویلز
- ریجن الصداقت نیوساؤتھ ویلز
- ریجن ساؤتھ آسٹریلیا
- ریجن بیت الہدیٰ نیوساؤتھ ویلز
- ریجن کوئنز لینڈ
- ریجن وکٹوریہ
- مجلس تسمانیہ
- مجلس پرتھ
- مجلس ڈارون
- مجلس کینبرا

تجنید

اس وقت لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی تجنید 2046 لجنات اور 450 ناصرات الاحمدیہ ہیں۔

ہمارا مقصد ہماری کوششیں

لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا اپنے دستور اساسی کی پیروی میں نیز خلیفۂ وقت کی راہ نمائی اور نگرانی میں ہر وہ کام اور مساعی بجالانے کی کوشش کرتی ہے جس کی ہمارا کانسٹیٹیوشن اجازت دیتا اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتے یا ہدایت فرماتے ہیں۔ہمارے مقاصد میں اخلاق اور روحانیت کے حصول پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے دینی اور دنیاوی علم کو بہتر بنانا ہے اور خدمت انسانیت بجالانا ہے۔ان مقاصد کے حصول کے لئے لجنہ اماء اللہ کے تمام شعبہ جات نیز ناصرات الاحمدیہ ہر سال اپنے اپنے تعلیمی و تربیتی سلیبس اور سالانہ پروگرام بنا کر نیز سالانہ اہداف مقرر کر کے ریجنز اور مجالس کو بھجواتے ہیں۔مجالس ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اجلاسات، عاملہ میٹنگز۔جنرل میٹنگز، تعلیمی تربیتی کلاسز، ورکشاپس، فورمز اور ڈسکشن سیشنز منعقد کرتی ہیں۔جائزہ کے لئے اسائنمنٹس اور امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ کے صحتمندانہ ماحول کو قائم کرنے اور اس سے حقیقی فائدہ حاصل کرنے کے لئے مجالس، ریجن اور نیشنل لیول پہ اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔شعبہ تبلیغ کے تحت ملٹی فیتھ پروگرامز اور پیس سمپوزیمز کا انتظام کیا جاتا ہے تا کہ معاشرے میں برداشت اور بھائی چارے کا ماحول پیدا کرتے ہوئے دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا ہو سکے۔

خدمت

بنی نوع انسان کی خدمت اور بہتری کے لئے کوشش کرنا بھی اسلام کا حصہ ہے اس مقصد کے حصول کے لئے لجنہ آسٹریلیا سالوں سے ریڈ کراس اور کینسر کونسل آسٹریلیا سمیت دیگر کئی چیرٹی آرگنائزیشنز کے لئے فنڈ ریزنگ میں حصہ لیتی ہے، اولڈ ایج ہومز کی مدد، بلڈ ڈونیشن اور آرگن

ڈونیشنز کی تحریک چلا کر خدمتِ انسانیت کے لئے بھرپور کوشش کرنا سالانہ اہداف کا اہم جزء ہے۔

لجنہ اماءاللہ آسٹریلیا نے اکتوبر 2021ء تا ستمبر 2022ء تک صرف ایک سال میں شعبہ خدمتِ خلق کے تحت درج ذیل مالی قربانیاں دیں:

- ریڈ کراس آن لائن ڈونیشن ڈرائیو: تین ہزار چھ سو پچیس آسٹریلین ڈالر
- ڈرائیو کینسر کونسل ڈونیشن: تیرہ ہزار آٹھ سو چھیاسی آسٹریلین ڈالر
- کوئنز لینڈ چلڈرن کرسمس کھلونا ڈرائیو: چار ہزار پچپن آسٹریلین ڈالر

میکس ویدر، معذوری کے مراکز، ہسپتال، بوڑھوں کی دیکھ بھال، فوڈ ڈرائیوز اور ہیومینٹی فرسٹ فلڈ اپیل میں حصہ لیا۔

لجنہ اماء اللہ صد سالہ جشنِ تشکر منصوبہ

لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی تاریخ کا ایک اہم اور روشن باب صد سالہ خلافت جوبلی کا منصوبہ ہے جو مختلف ڈیپارٹمنٹس کے زیر نگرانی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ توفیق کے ساتھ کامیابی سے تکمیل کے مراحل میں ہے۔ یہ منصوبہ 2018ء میں بنایا گیا اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری اور دعاؤں کے ساتھ اسی نومبر 2018ء میں ہی اس کے تمام پراجیکٹس پہ کام شروع کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ چار سال بعد 2022ء جو کہ جشن تشکر کا سال ہے اس منصوبے کے زیادہ تر پراجیکٹس اللہ کے فضل سے مکمل ہو چکے ہیں ذیل میں ان منصوبے کے پراجیکٹس کا ایک مختصر جائزہ تحریر ہے۔

1. **حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نقد نذرانہ پیش کرنا**۔ کولیکشن مکمل ہو چکی ہے۔ الحمدللہ

2. **عائشہ دینیات اکیڈمی آن لائن لجنہ آسٹریلیا کا قیام**

2020ء میں اکیڈمی کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ معلمہ کورس کا پہلا بیچ اور چار شارٹ کورسز کا پہلا بیچ فارغ التحصیل ہو چکا ہے۔

https://www.ada-aus.com/

اکیڈمی کی ویب سائٹ اور گوگل کلاس رومز کے ذریعے تدریس ہوتی ہے۔ ویب سائٹ سے تفصیلی معلومات دیکھی جا سکتی ہیں۔

3. **خدمت انسانیت:** تھر اور چترال (پاکستان) میں پانی کے دس کنووؤں کی تعمیر تھر اور چترال (پاکستان) اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار ملین پچاس ہزار روپے کی لاگت سے ان کنووؤں کی تعمیر 2021ء مکمل ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ ممبرات لجنہ اماءاللہ کی قربانیوں کو اپنی شان کریمی سے قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ صدقہ جاریہ جاری رکھے۔ آمین

4. **گوئٹے مالا میں مسجد اور مشن ہاؤس کا قیام**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کو توفیق دی کہ اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والوں کے لئے اللہ کا ایک گھر تعمیر کرواسکیں۔ ہم اس کے لئے خاص طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دل سے شکر گزار اور آپ کے لئے دعا گو ہیں جنہوں نے انتہائی شفقت سے اس کی منظوری عطا فرمائی۔ $1020000 کی لاگت سے مسجد کی عمارت 2020ء میں مکمل ہوگئی اور نمازیں ادا ہونے لگیں۔ مسجد کا باقاعدہ افتتاح 2021ء میں ہوا۔ مسجد کے اوپر والی منزل پر مشن ہاؤس / مربی ہاؤس ہے اور اس مسجد میں 105 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ جبکہ مشنری آفس اور لائبریری کی جگہ بھی ہے۔

5. **جشن تشکر ترجمۃ القرآن پراجیکٹ**

لجنہ آسٹریلیا کے ڈیپارٹمنٹ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی کے تحت ہمارا ٹارگٹ تھا کہ سال 2022ء تک ایک سو ایسی لجنہ ممبرز کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کئے جاسکیں جو مکمل طور قرآن مجید کا لفظی ترجمہ سیکھ چکی ہوں۔ الحمدللہ کہ ہمارا یہ ٹارگٹ دو سو فیصد سے بھی بڑھ کر پورا ہوا یعنی 222 لجنہ ممبرز نے 4 سال کی ان تھک محنت سے (ہر ہفتہ میں پانچ روز کی کلاس اٹینڈ کی) قرآن مجید کا لفظی ترجمہ مع تفسیری نوٹس مکمل کیا۔ کل 11 ٹیچرز نے ان کلاسز کو محنت شاقہ سے دن رات جاری رکھا ایک دن میں دس اساتذہ، مختلف اوقات میں دس مختلف کلاسز کو پڑھاتی رہیں۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ

6. **جشن تشکر حفظ قرآن پراجیکٹ**

اس پراجیکٹ کے تحت پروگرام تھا کہ کم از کم پچاس لجنہ ممبرز تیسواں سیپارہ حفظ کریں گی اور ان کی نام حضورِ انور کی خدمت میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر دعا اور تحفے کی غرض سے بھجوائے جائیں گے۔ الحمدللہ کہ یہ ہدف بھی نمایاں اضافے کے ساتھ مکمل ہوا اور کل 82 ممبرز نے اس میں حصہ لے کر تیسواں پارہ مکمل یاد کیا اور نورِ قرآن کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا۔

7. **مختلف کتب شائع کرنے کا پراجیکٹ**

یہ لمبا عرصہ جاری رہنے والا کام ہے اور اس پراجیکٹ کے تحت اس وقت تک ناصرات کے لئے چار کتابیں مکمل ہو چکی ہیں صرف چھپنے کا مرحلہ باقی ہے جو ان شاءاللہ جلد طے ہو جائے گا۔

8. **اعضاء کا عطیہ دینا**

صد سالہ جشن تشکر کی نسبت سے کم از کم ایک سو لجنہ ممبرز آرگن ڈونیشن۔ (بعد از وفات اپنے جسم کے عضو کا عطیہ) میں حصہ لیں گی۔ الحمدللہ یہ ہدف نصف کے قریب حاصل ہو چکا ہے۔

9. **شجر کاری**

ہر مجلس اس سال میں دو سو درخت لگائے گی اس طرح کل 5000 ہزار درخت لگا کر اس صدقہ جاریہ کے ذریعے ماحولیات کی بہتری میں حصہ لیا جائے گا اس ہدف کا 15٪ حاصل ہو چکا ہے باقی کا ان شاءاللہ اگلا موسم شجر کاری میں مکمل کر لیا جائے گا۔

خواتین کی مالی قربانیاں لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا

1۔ **میرا نام آسیہ مریم ہے**۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ دین کی خدمت میں ہر طرح کی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ یہاں میں

صرف مالی قربانی کے دو واقعات کا مختصر ذکر پیش خدمت ہے: بریزبن مسجد کی تعمیر کے لئے جب تحریک کی گئی تو مجھے اپنے دو عدد سونے کے کڑے پیش کرنے کی توفیق ملی تھی۔

پاکستان میں 2008ء میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے میں نے ایک سو بستر۔ ایک سو کھیس۔ پچیس سوٹ یعنی دو عدد فل بڑے بکس بھر کر ڈونیٹ کیے تھے۔

2۔ میں اپنی ایک ایسی مالی قربانی کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جو میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو پسند آئی ہو گی جس کے بدلے میں وہ ہمیں بے شمار برکات سے نوازتا چلا جارہا ہے۔

میں نو سال پہلے دو بچوں کے ساتھ جن کی عمر 4 سال اور دوسرے کی چار ماہ تھی آسٹریلیا آئی تھی۔ میرے میاں پہلے سے آسٹریلیا میں تھے لیکن ان کے پاس کوئی مناسب نوکری نہیں تھی اور نہ ہی ہمیں شروع کے کچھ مہینوں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی سوشل مل سکتی تھی۔ چھوٹے بچوں کا ساتھ تھا اور بہت تنگی کے حالات تھے یہاں تک کہ پیسوں کی کمی کے باعث میں چھوٹے بچے کا دودھ فارمولا سے بدل کر اسے عام دودھ میں پانی ملا کر دینے لگی تھی۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ اسی طرح گزر گیا۔ میاں کی معمولی نوکری بھی ختم ہوگئی۔ میرے پاس صرف 50 ڈالر تھے جو گھر کے راشن کے لئے بمشکل کافی تھے۔ اور گھر کا کرایہ دینے کے لئے کوئی پیسہ نہیں تھا۔ جمعہ کا دن تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز پہ تھا سنا تو دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ یہ پیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیئے جائیں۔ میں نے اپنے خاوند سے مشورہ کیا اور ہم دونوں اسی رات صدر صاحب کے گھر جاکر وہ ساری رقم جو پچاس ڈالر تھی چندے میں دے آئے۔ اب ہمارے پاس اللہ پہ توکل کے سوا کچھ اور نہیں تھا لیکن دل یقین سے پر تھا کہ وہ ہمیں اکیلا اور مایوس نہیں چھوڑے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ اگلی صبح یعنی چند گھنٹوں بعد ہی میرے میاں کے باس نے انہیں واپس نوکری پہ بلا لیا اور پھر اسی ہفتے میں انہیں ایک مشہور کنسٹرکشن کمپنی میں پہلے سے چار گنا بہتر جاب مل گئی وہ دن اور آج کا دن کہ اس قربانی کا بدلہ پا رہے۔ میاں بہت اچھی جاب پہ فائز ہیں بچے اچھے سکول میں پڑھ رہے اللہ تعالیٰ نے ذاتی مکان بھی عطا کر دیا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو ان قربانیوں بڑھاتا چلا جائے۔ اور خلیفہ وقت کے ہر حکم کو ماننے میں ہم پیش پیش ہوں۔ آمین

- **آمنہ احمد۔ مجلس کینبرا۔ آسٹریلیا**

3۔ ہماری پیاری امی جان الطاف بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پیار کی جنتوں میں اعلیٰ مقام نصیب کرے۔ آپ کی شادی ہمارے والد محترم صوبیدار عبدالرحیم صاحب صدر جماعت آف داتا مانسہرہ سے ہوئی آپ حضرت احمد جی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے امی جان نے شادی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کے بعد آپ کے گھر والوں نے آپ سے قطع تعلق کرلیا آپ کے بہن بھائیوں کی فوتگیوں پر آپ کو تعزیت کے لیے بھی نہیں آنے دیا گیا۔ آپ کے گھر والوں نے آپ کو بالکل پرایا کر دیا۔ ہر تعلق ختم کر دیا۔ لیکن امی جان کو ایمان کی دولت نصیب ہو چکی۔ آپ راضی برضائے باری تعالیٰ ہو چکی تھیں۔ قبول احمدیت کے نتیجے میں آپ کو ہر قسم کی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ معاندین احمدیت نے آپ پر 298-سی کے تحت

ایف آئی آر بھی درج کروائی۔

امی جان کے انفاق سبیل اللہ کے بارے میں کچھ احاطہ تحریر میں لانا چاہوں گی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کرنا متقی مومنوں کا امتیازی وصف ہے۔ ہماری امی جان اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں جماعت کی طرف سے کسی بھی قسم کی مالی تحریک پہ ہمیشہ لبیک کہتی۔لازمی چندہ جات کے علاوہ طوعی چندے باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ ابو جی کی رحلت کے بعد ان کی طرف سے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے کی ادائیگی کا باقاعدگی سے اہتمام کرتی تھیں۔ بیت الہدیٰ مسجد کے ساتھ جب گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے چندے کی تحریک کی گئی تو ان کی طرف سے دس ہزار ڈالر کی ادائیگی کی گئی۔ کینبرا مسجد کی تعمیر کے لیے انہیں دس ہزار ڈالر دینے کی توفیق ملی۔ اسی طرح انڈونیشیا جماعت کی امداد کے چھ ہزار ڈالر ان کی طرف سے پیش کیے گے۔ اسی طرح پشاور کی بیت الذکر میں اے سی کی تنصب کے لیے چار لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔ ہری پور مسجد میں آپ کی طرف سے واٹر ڈسپنسر لگوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کہ وہ یہ سب عاجزانہ کوششیں قبول فرمائے اور امی جان کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

- **صوفیہ طارق مجلس گلینڈنگ۔سڈنی آسٹریلیا**

5۔اللہ کے فضل سے ایک ایسے گھر میں پرورش پائی جہاں کبھی بھی کسی قربانی کی ضرورت پڑی تو اپنے بڑوں کو صف اول میں پایا، احمدیوں کے خلاف جب بھی فساد ہوئے میرے نانا جان کی دکان جو کہ حکمت کے ساتھ ساتھ پنساری کی دکان بھی کرتے تھے کو ہمیشہ بلوائیوں نے لوٹا اور ہر مرتبہ میرے نانا جان حکیم سید پیر احمد شاہ بخاری صاحب نے سجدہ شکر کیا اور اس زور سے الحمدللہ پڑھا کرتے تھے کہ دکان لٹ جانے کی خبر لانے والا سمجھتا تھا کہ شاہ صاحب کے دماغ پر اثر ہوگیا جو اتنا اونچا اونچا الحمدللہ الحمدللہ کہہ رہے ہیں اور یہی روح ان کی بیٹی یعنی میری امی مرحومہ سیدہ لئیقہ لیاقت میں بھی تھی ہمیشہ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتیں سیالکوٹ کے امیر صاحب کہا کرتے تھے سب سے پہلے باجی لئیقہ کا چندہ آتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

اسی روایت کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہوں مگر پھر بھی کسر رہ جاتی ہے۔ اللہ توفیق دے کہ ان لوگوں میں شمار ہو سکے جو اول اول قربانی کرنے والے ہوں۔ آمین

میں کیا میری بساط کیا کہ اللہ کی راہ میں کچھ پیش کرسکوں۔ مگر جو ذرہ برابر کرسکی اس کے بدلے میں میرے خدا نے اتنا نوازا کہ شکر تو ادا ہو ہی نہیں سکتا،

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

شادی کے کچھ عرصہ بعد حق مہر کی رقم ملی 25,000 اسی وقت سب سے پہلے 10,000 تحریک جدید میں ادا کرنے کی توفیق خدا نے عطا فرمائی اس پر ایسا سکون اور اطمینان ملا اس کا بیان ناممکن ہے۔ اور اس کا بدلہ خدا نے دوسرے فضلوں کے ساتھ یہ دیا کہ ہم سب کا قادیان کا ویزہ لگ گیا اور ہم سب کو قادیان کے جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

2010ء میں جب لاہور میں ہماری دو مساجد پر حملہ ہوا اور کتنی ہی معصوم جانیں اللہ کی راہ میں قربان ہوئیں اور اس وقت پوری جماعت ہی ایک جیسے درد اور کرب سے گزر رہی تھی مجھے بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کروں بہت بے چین تھی اگلے روز نفلی روزہ رکھا اور اپنی سونے کی چوڑیاں بیچ کے سیدنا بلال فنڈ میں رقم جمع کروائی کہ کسی طرح ان شہداء کے لئے کچھ کرسکوں آٹے میں نمک کے برابر ہی سہی۔

- **نفیسہ محمود مجلس بلیک ٹاؤن سڈنی**

6۔ ہمارے خاندان میں احمدیت کا مبارک پودامیرے پردادا حضرت میاں محمد الدین رضی اللہ عنہ ساکن میرک ضلع منٹگمری مدفون بہشتی مقبرہ قادیان کے ذریعے لگا۔ میرے دادا اور والد صاحب مرحوم کی تربیت سے ایک خاصہ ہم نے انفاق فی سبیل اللہ کا پایا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اہم موقع پر اور ہر تحریک میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر مالی قربانی کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ہمیشہ مالی قربانی کو جماعتی خدمت سے کہیں زیادہ خود پر جماعت کا احسان، اپنے لئے باعث نجات اور ردّ بلا سمجھا اور اس کے جواب میں قربان جاؤں اپنے مولا کے سلوک نوازشوں اور احسانات کے جس نے میری عاجزانہ اور حقیر کوششوں کو بڑھا چڑھا کر لوٹایا، کبھی مجھے مالی کمی نہیں آنے دی اور کبھی پیسوں کی کمی کی وجہ سے میرا کوئی کام نہیں رُکا۔ الحمدللہ۔

2010ء کا سال میرے لئے ایک بہت مشکل اور تکلیف دہ سال تھا۔ کئی وجوہات کی بنا پر دنیا مجھ پر تنگ ہوگئی تھی اور اب تو ہجرت کی بھی کوئی صورت نہ تھی ایسے میں مجھے آسانی سے سانس لینے کا ایک ہی طریقہ سوجھا کہ میں پیارے خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنا سارا زیور اس کے راستے میں دے دوں چنانچہ میں نے اپنی شادی کے اور کچھ بعد میں بننے والے پانچ سونے کے سیٹ، چار چوڑیاں کچھ انگوٹھیاں بریسلیٹ وغیرہ کل وزن 225 گرام میں سے ساتواں حصہ وصیت کا نکال کر وصیت میں اور باقی کا سارا زیور آسٹریلین مسجد فنڈ میں پیش کر دیا۔ مجھے جماعت کے ایک بزرگ نے سمجھایا کہ مشکل وقت ہے ابھی اسے اپنے پاس رکھو شاید تمہیں ضرورت پڑے لیکن میں نے قبول کرنے پر اصرار کرتے ہوئے زیور دے دیا کہ میرا اصل زیور میرے مولا کی رضا ہے۔ مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہئے اور میری ضرورتوں کے لئے وہ خود کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام لازمی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی ہوں اور دیگر تحریکات میں شامل ہونی کی بھی کوشش کرتی ہوں۔ سڈنی میں جماعتی گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے تحریک پر دس ہزار ڈالر دیئے، کینبرا مسجد میں پانچ ہزار دینے کی توفیق ملی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(باقی 20/ دسمبر کو ان شاءاللہ)

شادی پر مبارکباد کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شادی کرتا تو رسول کریم ﷺ فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ

(سنن الترمذی،کتاب النکاح عن رسول اللہ،باب ماجاء فیما یقال للمتزوج)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ دونوں (زوجین) پر برکتیں نازل فرمائیں اور دونوں کو حسن معاشرت عطا فرمائیں۔

اعلان ولادت

مکرم ملک قیصر محمود تحریر کرتے ہیں:

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ 8/ دسمبر 2022ء بروز جمعرات کو بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام ''فیضیہ محمود اعوان'' تجویز کیا ہے۔عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔عزیزہ مکرم ملک زبیر احمد صاحب کی پوتی ہے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ فیضیہ محمود اعوان کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا فرمائے، خلیفۂ وقت کی فرمانبردار اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

بقیہ: خلافت علیٰ منہاج النبوۃ...... از صفحہ 15

قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دِکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 301-302)

ہر احمدی کو اور ہر خادم سلسلہ اور ہر عہدیدار کو اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اسی بات کی فکر کرنی چاہئے اور یہی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن مبارک وجودوں میں شامل فرمائے،اللہ تعالیٰ نے جن کی بشارت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو عطا فرمائی تھی۔

حضرت سیدی خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا:

''میری تو بہت عرصہ پہلے خدا تعالیٰ نے یہ تسلی کروائی ہوئی ہے کہ اس دور میں وفاداروں کو خدا تعالیٰ خود اپنی جناب سے تیار کرتا رہے گا۔ پس آگے بڑھیں اور اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کا محاسبہ کرتے ہوئے آپ میں سے ہر ایک ان بابرکت وجودوں میں شامل ہو جائے جن کو خدا تعالیٰ خلافت کی حفاظت کے لئے خود اپنی جناب سے ننگی تلوار بنا کر کھڑا کرے گا''

ابن ناصر الدین طارق

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

حضرت مسیح موعودؑ اور امام مہدی سے ہی شروع ہونی تھی، جو جماعت احمدیہ میں قائم ہو چکی ہے

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے الفاظ ہی اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ یہ وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ جیسے نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ویسے ہی خلافت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے کوئی انسان نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

(النور: 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے ان کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد کا ذکر کیا ہے۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یقیناً قرآن کریم قیامت تک کے لیے ہے اور اس کی تفسیر قیامت تک ہوتی جائے گی۔ لیکن اول حق یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور یہ آپ ہی کا کام تھا جو قرآن کریم کی تفسیر فرماتے۔ آیت استخلاف کی سب سے واضح تفسیر جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی، وہ حدیث یہ ہے:

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر الفصل الثالث)

اب ہم آیت استخلاف کی طرف چلتے ہیں جو شروع ہوتی ہے، وعد اللہ سے یعنی اللہ نے وعدہ کیا ہے، اُن لوگوں سے جن کے بارہ میں آگے فرماتا ہے، الَّذِیۡنَ آمَنُوا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ، یہاں ''مِنۡکُمۡ'' کا لفظ بتارہا ہے کہ امت مسلمہ میں ہی کسی ایک خاص ایسے گروہ کا ذکر ہے جو ایسا کامل ایمان لائے ہیں کہ ان کے ایمانوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن کی ہر پیش گوئی کو مکمل کر دیا ہے۔ چونکہ قرآن نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا آپ آخرین میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تو جب سورۃ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴﴾ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۵﴾

ترجمہ: اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

رسول اللہؐ نے اس آیت کی تفسیر فرمائی، جو ان حدیثوں میں بیان ہوئی ہے۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ دریافت فرمایا کہ یہ آخرین کون لوگ ہیں؟ جن میں حضور ﷺ کی دوسری بعثت ہو گی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اُسی مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: لَوۡکَانَ الۡاِیۡمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوۡرِجَالٌ مِنۡ ھٰؤُلَآءِ

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

یعنی اگر ایمان ثریا ستارہ پر بھی چلا گیا تو ایک فارسی الاصل شخص یا اشخاص اس ایمان کو دوبارہ دُنیا میں قائم کریں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ''کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے'' تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعودؑ ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔)

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ ومسلم)

حضرت رسول للہ ﷺ نے تفسیر فرمائی کہ اہل فارس میں سے ایک شخص یا کئی اشخاص اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا تو اسے واپس لائیں گے۔ اور اس حدیث کی تشریح میں آپ نے واضح بیان فرما دیا کہ آنے والا اہل فارس کا آنا ایسے ہے جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لائے ہیں۔ کیونکہ واضح بات ہے کہ قرآن کریم تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخرین سے ملا رہا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ میں اپنے، اسی جسمانی وجود کے ساتھ نہیں لیکن اپنے روحانی رنگ میں واپس آؤں گا جو وہ اہل فارس ہو گا جس کا حدیث میں ابھی ذکر آیا ہے۔

خلافت کی حقدار صرف جماعت احمدیہ ہے

تو جب اللہ نے یہ فرمایا کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ آمَنُوا مِنۡکُمۡ تو اس سے اول مراد یہی تھی کہ امت مسلمہ میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان کے تمام تقاضوں کو پورا کرے گا۔ تب اُن میں خلافت علی منہاج النبوۃ قائم کی جائے گی۔ چونکہ خلافت بغیر کسی مامور من اللہ اور نبی اللہ کے قائم ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ مامور آئے۔ یعنی وہی مامور جس کا آنا آنحضور ﷺ کا آنا قرار دیا گیا، جس کو مسیح ابن مریم اور امام مہدی قرار دیا گیا، جسے اہل فارس کہا گیا، جسے حدیث میں نبی اللہ فرمایا گیا، جسے حکم وعدل قرار دیا گیا۔ یہ بات بھی سمجھنا ضروری ہے کہ وہ ایک ہی وجود ہے جس کے آنے کی بشارت دی گئی اور خود آنحضور ﷺ نے لا مھدی الا عیسیٰ فرما کر اس قضیہ کو ہمیشہ ہمیش کے لئے دفن کر دیا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر یہ تمام دعوے فرمائے، تو ایک جماعت، آپ علیہ السلام کے ہر دعوی پر لبیک کہتی ہوئی آپ پر ایمان لاتی چلی گئی اور اُس جماعت میں شامل ہوئی جسے قرآن نے آنحضور ﷺ کے اصحاب قرار دیا ہے۔ یہی وہ ایمان والا گروہ ہے، جس کے لیے خلافت کا وعدہ کیا گیا تھا اور اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علی منہاج النبوہ کو قائم فرما دیا۔ الحمدللہ۔ یہ وعدہ نام کے اُن مسلمانوں کے لئے نہیں تھا، جو حضرت رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی تمام پیشگوئیوں کا انکار کرتے چلے گئے اور بغیر مامور من اللہ کے خلافت کے قیام کی باتیں کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ علماء اور مذہبی جماعتیں اور وہ سربراہان ممالک اور وہ عوام جو خلافت کو قائم کرنا چاہتے ہیں، اُن کے پاس کیسا حق ہے اس بات کا کہ اُن میں خلافت قائم ہو؟ کیونکہ اُس پیش گوئی میں خلافت کا پہلا حصہ تو خلافت راشدہ کی صورت میں پورا ہو چکا لیکن اُسی پیشگوئی کے ساتھ خلافت کے دوبارہ شروع ہونے کی جو ضروریات ہیں، جب تک وہ پوری نہ ہوں وہ کیسے خلافت کو قائم کر سکتے ہیں؟ سو اب آنے والے مامور کو، مخالف نبی اللہ مانے یا نہ مانے جس کی قرآن اور حدیث میں بشارت دی گئی تھی۔ جب تک وہ موعود نہیں آ جاتا، یہ کسی کا حق ہی نہیں کہ وہ خلافت اور اس کے قیام کی باتیں کرے اور اگر جسارت کرے گا تو مونہہ کی کھائے گا اور ایسی مثالوں سے حالیہ تاریخ بھری پڑی ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ ہم وہ خلافت جاری ہی نہیں کر رہے جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہے۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیش گوئیوں میں خاص زمانہ تک بند کر دیا اسے جاری کرنے کا حق کس کو ہے؟ اور اگر خلافت کے نام پر، کچھ جاری کرنے کی کوشش کی جائے گی تو وہ حضور کی بیان فرمودہ ٹائم لائن میں، ظالم بادشاہت اور ملوکیت تو ہوسکتی ہے، خلافت نہیں ہوسکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر اور واضح پیشگوئیوں کے بعد تو خلافت کا لفظ بھی کسی کو استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ متواتر حدیثوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو شروع تیس سال کے بعد خلافت کو ختم فرما دیا اور خلافت کے دوسرے حصہ کو مہدی اور مسیح موعود کے ساتھ باندھ دیا۔ جسے اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ختم کر دیا، اُسے کوئی کیسے شروع کر سکتا ہے؟ اور جسے اللہ اور حضور ﷺ نے شروع فرما دیا تو کس کی مجال کہ اُسے ختم کر سکے؟

اگر کوئی گروہ جو اپنی خلافت کا قیام چاہتا ہے، تو پہلے خلیفۃ اللہ مہدی اور عیسیٰ مسیح کو لائے، جب لے آئے گا، تو پھر اس کی موت کے بعد سوچنا

کہ اب خلافت کا کیا کرنا ہے۔ لیکن ناک رگڑ رگڑ کر آج کا انسان کیا اُن کی نسلیں گزر جائیں گی، نا کوئی آسمان سے اب مسیح نازل ہو گا نہ ہی کسی مہدی کا ظہور ہو گا۔ نہ ہی کبھی کوئی خلافت قائم کر سکے گا۔ سو وہ اصول جو خلافت کے لئے اللہ اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے قائم کر دیئے ہیں اُس کے بعد کسی کا خلافت پر ہرگز کوئی حق نہیں ہے۔

حضرت سیدی خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت جوبلی کے موقع پر اپنے معرکہ آراء خطاب میں فرمایا:

’’اے دشمنان احمدیت! میں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ! اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کرسکو گے، تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کرسکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور اور خدا سے ٹکر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔‘‘

ایک اور بات یہ کہ آج کل کے نوجوان ترکی کے ڈرامہ ارطغل کو دیکھ کر اور نت نئے پروپیگنڈا سوشل میڈیا پرسن کر اپنے خیالات اور اپنے دماغ کو شیطان اور گمراہی کا گھر بنا رہے ہیں۔ ایک یہ بھی خیال ہے پس پردہ اُن ڈراموں کے ذریعے سے خلافت کے دوبارہ قیام کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور مسلمانوں کو خلافت کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ لیکن یہ تمام کوششیں تو اب بعثت مسیح و مہدی کے بعد ناکام و نامراد چلی جائیں گی اور مسلمانوں کے اپنے فرقے ہی کبھی کسی ایک کی خلافت پر راضی نہیں ہونگے۔ نیز جیسا کہ میں پہلے عرض چکا ہوں کہ جو ٹائم لائن آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیش گوئیوں میں بیان فرمائی ہے اُس ٹائم لائن میں خلافت تو پہلے تیس سال میں ختم ہو چکی تھی اور سلطنت عثمانیہ (بعض اس کے لئے خلافت کا لفظ استعمال کرتے ہیں) اس ٹائم لائن میں وہ سلطنت عثمانیہ کہاں کھڑی ہے؟ وہیں کھڑی تھی جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج کا زمانہ قرار دیا تھا۔ نیز اُس خلافت سے پہلے وہ مامور من اللہ کہاں تھا جس کے ساتھ خلافت نے دوبارہ شروع ہونا تھا؟ نیز اس بات کو بھی اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس حدیث میں جس کا ذکر چل رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دور کا ذکر کر دیا پھر اس کے بعد اس دور کو ختم فرماتے چلے گئے یا اس کے آگے نئے حالات بیان فرماتے چلے گئے اگر آپ خاموش ہوئے تو ایک جگہ اور وہ یہ کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یعنی وہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اب ذرا سلطنت عثمانیہ کو دیکھو! کدھر ہے اگر یہ وہی خلافت ہوتی جس کے دوبارہ قیام کی خواہش ہے۔ تو وہ ختم ہی کیوں ہوگئی ہے؟۔

مومن کا امن کیا ہے اور خوف کیا ہے؟

وہ مخالفین جو اپنے تئیں سمجھتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے فتنہ اور فساد اور اپنی دشمنی سے جماعت احمدیہ کو بے امن کر دیا ہے اور وہ چند ایک ایسے بھی کمزور ایمان والے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر لغزش کھاتے ہیں اور اعتراض کرتے اور اپنے آپ کو رسوائی اور ہلاکت کے گڑھوں میں گرا دیتے ہیں اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق وہ گہرے گڑھوں میں گرے ہوئے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کے مونہوں کی غلاظت اور گند انہی پر واپس لوٹا دیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ پاک اور صاف ہوکر ابھرتی جاتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ جو دشمنوں کی دشمنیاں اور ان کے ظلم وستم اور منافقوں کی منافقتیں ہیں، یہ الٰہی جماعتوں کے لئے ایک عظیم الشان صداقت کا نشان ہوتی ہیں۔ جہاں تک خوف اور امن کا سوال ہے وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک دنیاوی خوف اور ایک روحانی۔ جہاں تک دنیاوی خوف کا سوال ہے جس میں دشمن اور دنیا کی حکومتیں اپنے ظلم وستم کی انتہا کر دیتے ہیں۔ آخر پھر خدا کی غیرت جوش میں آتی ہے اور دشمن کی خاک اڑا دی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاۡتِکُمۡ مَّثَلُ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ مَسَّتۡہُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ ﴿۲۱۵﴾

(سورہ البقرہ)

ترجمہ: کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔

یعنی دشمن نے اس قدر اذیتیں اور تکلیفیں دیں کہ انبیاء اور ان کے متبعین کی چیخیں نکل گئی تھیں اور متٰی نصر اللّٰہ جو کوئی شکایت نہیں تھی بلکہ جہاں یہ ایک سوال تھا وہاں درد دل سے مانگی ہوئی دعائیں تھی جن کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود ہی عطا فرما دیا کہ سنو! یقینا اللہ کی مدد قریب ہے اور آخر کار دشمن ذلیل و رسوا اور پارہ پارہ کر دیا گیا اور مومنین کو غلبہ، فتح اور امن عطا فرما دیا گیا۔ آج بھی ہر دشمن اور ہر منافق ذلیل و رسوا اور پارہ پارہ کر دیا جائے گا اور جماعت احمدیہ المومنین کو اللہ تعالیٰ غلبہ، فتح اور امن عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

جہاں تک روحانی امن کا سوال ہے تو اللہ نے اس آیت استخلاف میں جو یہ فرمایا کہ اللہ ’’مومنوں‘‘ کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ سو مومن تو وہ ہے جو نبوت اور اُس کی خلافت پر ایمان لاتا ہے جس کی بشارات اللہ اور اُس کے رسول نے دی ہیں۔ پھر وہ حالت امن میں چلا جاتا ہے۔ کیونکہ مومن کا امن یہ ہے کہ اس کی روح یہ فریاد کرتی ہے کہ کوئی امام اور ہادی ہو جو خدا کی طرف سے مامور ہو اور ہمیں اس راہ پر چلائے جو اللہ کی جنتوں کا وارث بنا دے اور ہمیں اپنی دعاؤں کے حصار میں لے لے۔ سو دیکھ لو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر امن قائم کرنے والا کون تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے انتہائی خوف سے اس امن میں داخل ہوئے تھے۔ جس کا ابھی اوپر ذکر گزرا ہے۔ لیکن ظاہری نظر سے دیکھا جائے تو وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے، ہجرتیں کیں، وہ صحراؤں میں گھسیٹے گئے، ان پہ ایسا قتل وغارت ہوا کہ دنیا کی تاریخ میں ایسے واقعات دیکھنے میں نہیں آتے۔ انہوں نے جنگیں لڑیں اور شہادتیں پائیں۔ ہر طرح سے اذیت دیے گئے اور تو اور شریر دشمنوں اور منافقین نے حضرت محمد ﷺ پر اور آپؐ کی ازواج کے کردار مبارک ومطہرہ پر غلیظ حملے کیے، لیکن مومنین اسی امن کی حالت میں جس کا وہ وعدہ دیے گئے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بھی لڑے اور بائیں بھی لڑے آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے اور اُن کی جان اور روح کا ہر حصہ زور زور سے گواہی دے رہا تھا کہ ہم امن میں ہیں اور ایک لمحہ کے لیے بھی ان لوگوں نے خوف محسوس نہ کیا، کیونکہ وہ مومن تھے ان کے خوف امن میں بدل دیے گئے تھے وہ خدا کے ہو گئے تھے خدا اُن کا ہو گیا تھا۔

اور ایسا ہی حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کی خلافت میں ہوا۔ جماعت احمدیہ ہر قربانی کرتی چلی گئی اور کرتی چلی جائے گی کیونکہ جماعت احمدیہ میں خلافت ہے اور جماعت کا ہر فرد امن میں ہے۔ کیونکہ جماعت کا ایک خلیفہ ہے۔ جو ڈھال بن کر ہر احمدی کے سامنے کھڑا ہے۔ جس کی دعاؤں کی قبولیت کے حصار میں، جس کی اطاعت اور محبت اور وفا کی چار دیواری میں بیٹھ کر، ایک احمدی ایسے امن میں ہے کہ دنیا اس کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ اللہ اپنے خلیفہ سے کلام کرتا ہے اور اُس کی کی تائید ونصرت کے لیے اللہ جیسے آسمان سے زمین پر آتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے خلیفہ کے کام کرتا ہے اور دنیا کی حکومتوں، دشمنوں اور مخالفین کی، خلافت اور خلیفہ وقت کے آگے اور جماعت احمدیہ المومنین کے آگے، ایک مرے ہوئے کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں ہوتی اور یہی وہ امن کا وعدہ ہے جو مومنین کیلئے دیا گیا تھا، سو وہ وعدہ بڑی شان سے اللہ تعالیٰ نے پورا کیا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کرتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کمیٹی کا قیام فرمایا تو آپ نے آنے والے خلفاء کے لئے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی:

’’یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قابل قبول ہو گا اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہو گا اور جب بھی انتخابِ خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اُس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو گا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہو گا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہو گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔ پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو گا اس لئے اُسے ڈرنا نہیں چاہیے۔‘‘

(خلافت اسلامیہ حقہ)

مسند احمد کی وہ حدیث جو مضمون کے شروع میں بیان ہوئی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دور کے بعد دوسرے آنے والے دور کی پیشگوئی فرمائی لیکن آخر میں خلافت علیٰ منہاج النبوہ کے قیام کی پیشگوئی فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اس حدیث کی تشریح میں آپ کے غلام کامل اور عاشق صادق حضرت مسیح موعود و خلیفۃ اللہ المہدی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر خلافت کے دوبارہ قیام کے ساتھ اس کے قیامت تک قائم رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قُدرتیں دِکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں

بقیہ صفحہ 13 پر

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: لجنہ کے تحت دنیا بھر میں مساجد کا قیام...... از صفحہ 9

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کئے ہیں یا ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ نقد رقم کے لحاظ سے جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا بھی تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں... یقیناً ایک دنیا دار اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ اسے نہیں پتا کہ قربانی کیا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے قربانیوں کے کیا معیار قائم کئے ہیں۔ جان، مال، وقت کو قربان کرنے کی جو مثالیں ملتی ہیں وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ملتی ہیں۔ یہ مزاج جماعت احمدیہ کا ہر جگہ ہے چاہے وہ پاکستان کے احمدی ہوں، جانی و مالی قربانی پیش کرنے والے ہیں۔ چاہے وہ افریقہ کے رہنے والے احمدی ہیں جن کے پاس اگر مال نہیں ہے تو وقت کی قربانی کر کے اور جو کچھ بھی ہے اس کو دے کر مساجد اور جماعتی کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ چاہے انڈونیشیا کے رہنے والے احمدی ہیں یا یورپ کے رہنے والے احمدی ہیں یا یہاں کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا کے کسی بھی خطے کے رہنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ قربانی کی توفیق دیتا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کو اپنا مقصود بنایا ہے۔

مسجد بیت العافیت اسکاربورو، کینیڈا

11/ اکتوبر 2016ء کو حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت العافیت اسکاربورو کا افتتاح کیا۔ سکاربورو، صوبہ اونٹاریو، کینیڈا کا علاقہ ہے۔ یہ مسجد بھی لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی مالی معاونت سے تعمیر کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اس منصوبے میں 1 ملین ڈالر کا حصہ ڈالا، جب کہ باقی لاگت مقامی جماعت نے ادا کی۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف اس مسجد کو بنانا اور مطمئن رہنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اس مسجد کو ہر وقت آباد رکھیں۔ اس مسجد کی عمارت کو 2008ء میں خریدا گیا تھا اور اگلے چند سالوں میں اسے دوبارہ مسجد میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

مساجد کا تعارف اور ان کی تواریخ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا مقصد صرف لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرنا نہیں بلکہ اس ذمہ داری کا شعور پیدا کرنا ہے کہ جس جوش، جذبے اور قربانی کے ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے گھر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی جذبے، لگن اور خلوص کے ساتھ ہمیں خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی ان گھروں سے وابستہ کرنے اور ان کو آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ مساجد کا اصل حسن ان کے نمازیوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ایک سبق آموز بات

عورت کا مقام و مرتبہ

اس بات کو نہ بھولئے کہ عورت دنیا کی اہم ترین اور عظیم ترین ہستی ہے۔ وہ دنیا میں اس لئے نہیں آئی کہ مردوں کا کھلونا بنی رہے بلکہ عورت وہ مقدس ہستی ہے جس نے دنیا کے بڑے بڑے پیغمبروں، اوتاروں، اولیاؤں اور علماء کو جنم دیا۔ اس کی گود میں، قومیں پلیں اور بڑھیں۔ اس نے دنیا کے سامنے ایثار و قربانی کا بہترین عملی نمونہ پیش کیا۔ لیکن زمانہ کا انقلاب دیکھیئے عورت آج اپنی عظمت کھو چکی ہے۔ اس نے صرف یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ مردوں کے جذبات کا ایک کھلونا ہے اور اپنی اہم ترین ذمہ داریوں کو فراموش کر چکی ہے۔ اس اعجاز اور سمّان کو قائم نہیں رکھا جو اسے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(مرسلہ: مصباح عمر تیاپوری۔ انڈیا)

طلوع وغروب آفتاب

17/ دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:30	17:42
مدینہ منورہ		05:35	17:36
قادیان		05:55	17:27
ربوہ		05:35	17:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:33	15:56

فقہی کارنر

قعدہ نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قعدہ میں بیٹھنے اور شہادت کی انگلی اٹھانے کے طریق کو یوں بیان کرتے ہیں:

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام) دونوں سجدوں کے بعد اس طرح بیٹھ جاتے ہیں جیسا کہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھا کرتے ہیں۔ ہاں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ پہلے سجدہ کے بعد جب بیٹھتے ہیں تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر اس طور پر رکھتے ہیں کہ دونوں ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اور دونوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی ہوتی ہیں اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد جب بیٹھتے ہیں تو اپنے بائیں ہاتھ کو تو ویسا ہی رکھتے ہیں اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو ہتھیلی سے ملا لیتے ہیں اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ باندھ لیتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان کی انگلی کو سیدھا رکھتے ہیں اور پھر التحیات پڑھتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ. اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اور یہ کہتے ہوئے اس انگلی کو اُٹھا کر اشارہ کرتے ہیں اور پھر ویسی ہی رکھ دیتے ہیں جیسی کہ پہلے رکھی ہوئی تھی۔) پھر وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتے ہیں۔

(رسالہ تعلیم الاسلام مطبوعہ قادیان ماہ جولائی 1906ء جلد اول صفحہ 178-179)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)